کوئی بات ہاں بجا در مدار اس بات کے

پیسہ اخبار

نمبر ۳۵ | یوم شنبہ ۸ ستمبر ۱۹۰۶ء مطابق ۱۸ رجب ۱۳۲۴ ہجری موافق ۲۴ بھادوں سمت ۱۹۶۳ بکرمی | جلد ۲۰

خریداران پیسہ اخبار کے لئے ضروری قاعدہ:- پیسہ اخبار کا ایک خریدار بذریعہ کارڈ مندرجہ ذیل قاعدہ منظور رہے تو پیسہ اخبار کی خریداری جاری کیجئے اور اگر وہ خریداری جاری رکھنا ہے تو کارخانہ کو صریح اجازت دیتا ہے کہ حسب معمول سابقہ کتب انکی ویلیو پی بغرض وصولی پیشگی قیمت پیسہ اخبار کے بلا کسی مزید اجازت کے جو سکی نسبت متذکرہ ایام خریداری روانہ کیا جانا ہے گویا کارخانہ کو ایسے خریداروں کی طرف وی پی بھیجنے کی بہ بنا نوٹ اجازت حاصل ہے لیکن جو خریدار صاحبان اپنی فکر سے خود ہی پیشگی قیمتیں بھیجا کرتے ہیں وہ اس قاعدہ سے مستثنےٰ ہونگے۔ (مینیجر پیسہ اخبار لاہور)

مینیجر کا ضروری نوٹس

ناظرین پیسہ اخبار کی تعداد بفضل خدا اس قدر بڑھ رہی ہے کہ ہر ایک صاحب کے نام رجسٹر خریداران میں ملاش کرنے کے لئے بڑی دقت او محنت صرف کرنی پڑتی ہے۔ اس لئے ہر ایک صاحب بھی ہر قسم کی خط و کتابت میں اپنا رجسٹر نمبر درج کریں۔ ان کے اخبار کی چٹ پر ہمیشہ چھپا ہوا ہوتا ہے ضرور درج فرمایا کریں۔ اگر خط پر نویسندہ کا نام نہ ہو تو کچھ حرج نہیں۔ مگر رجسٹر نمبر ضرور رہو۔

(مینیجر پیسہ اخبار لاہور)

واقفیت عامہ کیلئے شمار اور اعداد

ریلوں کے حادثے ریلوے بورڈ نے ہندوستان کی مختلف ریلوے کمپنیوں سے جو کیفیت طلب کی تھی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سال مختتمہ ۳۱ دسمبر ۱۹۰۵ء کے ہندوستانی ریلوں کی مجموعی لمبائی (۲۸۳۴۰۰) میل تھی جس پر اضافہ (۷۶۰) میل کا اضافہ ہوا ہے۔ اس کا اوسط (۲۷۱) فیصدی ہے۔ اس کے مقابلہ میں ہر قسم کے ریلوے حوادث میں ۸ کی بیشی ہوئی یعنی ۱۹۰۵ء میں (۲۳۷) حادثے بمقابلہ (۲۰۵) سال ماسبق کے ہوئے اور جان بچانے ۴۰ ۱۹۰۵ء کے صرف ۲۳ ہوا۔ مگر ۴۰۱ کے مقابلہ میں زخمی ۲۷۰ ہوئے۔

جرائم کا اوسط کلکتہ کا اخبار "دیکلی نوٹس" لکھتا ہے کہ تمام ہندوستان میں بنگال و آسام سب سے کم جرائم وقوع پذیر ہوتے ہیں۔ یعنی فی دس ہزار آبادی صرف ۱۲ آدمی عدالت میں لائے جاتے ہیں۔ مدراس اور بمبئی کا اوسط ۳۰ فی (۱۰۰۰۰) سالانہ ہے۔ اس کے مقابلہ میں انگلستان کا اوسط (۲۵۰) فی (۱۰۰۰۰) ہے۔ ان اعداد کر ظاہر ہوتا ہے کہ انگلستان میں بمقابلہ ہندوستان کے جرائم بہت زیادہ ہوتے ہیں۔

بوتلوں کی درآمد گزشتہ چھ سال کے اندر ہندوستان میں جس قدر بوتلیں ممالک غیر سے آئیں انکی کیفیت ذیل کے نقشہ سے معلوم ہوگی۔

سال	وزن (ہنڈرڈ ویٹ)	قیمت (روپیہ)
سنہ ۱۹۰۰-۰۱ء	۴۵۳۵۳	۴۶۹۹۳۲
سنہ ۱۹۰۱-۰۲ء	۴۹۰۰۲	۵۱۸۱۱۶
سنہ ۱۹۰۲-۰۳ء	۶۹۸۶۳	۶۸۸۴۶۱
سنہ ۱۹۰۳-۰۴ء	۶۹۱۹۵	۶۴۶۴۴۵
سنہ ۱۹۰۴-۰۵ء	۷۰۵۹۱	۶۳۹۴۳۲
سنہ ۱۹۰۵-۰۶ء	۶۲۳۱۹	۶۲۳۰۵۵

اس میں ۶۷ فیصدی باعتبار قیمت برطانیہ سے اور ۲۲ جرمنی سے آئیں۔ ان چھ سالوں میں جرمنی کی درآمد نے برابر ترقی کی ہے۔ سنہ ۱۹۰۵ء میں صرف ۵۰ سی آئی تھیں مگر پچھلے سال ... آئیں۔

مذاق

آقا:- "تمہارے پاس سرٹیفکیٹ بھی ہیں؟"

اُمیدوار:- "جناب تھے تو مگر میں نے پھاڑ ڈالے"۔

آقا (متعجب): پھاڑ ڈالے! کیسی حماقت ہے!

اُمیدوار:- "نہیں جناب۔ اگر آپ انہیں ملاحظہ فرماتے تو ایسی رائے نہ دیتے۔"

ایک:- "وہ ایک ہر دلعزیز شاعر ہے۔"

دوسرا:- "ہاں! اگر کبھی کچھ لکھتا تب نہیں۔"

پہلا:- "جبھی تو ہر دلعزیز ہے۔"

حجام (جوان سے جو نچلا نہیں بیٹھا): "حضور آپ ہلیں نہیں۔ ورنہ استرا لگ جائیگا۔"

جوان:- "جب تک یہ استرا تمہارے پاس ہے اس وقت تک تو اس کے لگنے کا مطلق اندیشہ نہیں۔"

زید:- "بکر جب لیکچر دے رہا تھا تو لوگ اونگھنے لگے تھے اسے رنج تو بہت ہوا ہوگا۔"

عمرو:- "کیوں رنج کی کیا وجہ ہے؟"

زید:- "یہی سوچ کر کہ لوگوں کو میرے لیکچر سے دلچسپی نہیں۔"

عمرو:- واہ! لوگوں کو سر جھکائے دیکھکر وہ تو یہ سمجھا تھا کہ ان پر وجد کا عالم طاری ہے اور اس لئے نہایت خوش تھا۔

شاگرد:- "ماسٹر صاحب آپ تو فرماتے تھے کہ تین میں سے چار نکل ہی نہیں سکتے۔"

ماسٹر:- "ہاں تو اس میں کلام کیا ہے؟"

شاگرد:- "مگر میرے باپ نے تو آج صبح گھر آ کر کہا تھا کہ بنئے نے تین گاڑیوں سے چار سیر دودھ نکالا ہے۔"

ایک کسی متعلم پر آندھی کا سخت طوفان آیا اور وہ ایک ہی ایک کو سب اُڑ گئے۔ کسی نے پوچھا کہ یہ ایک ان کیسے بچ گیا۔ مولوی نے جواب دیا کہ "اس پر قرضہ کا بہت بڑا بار تھا۔"

عجیب عجیب باتیں

تیس انچہ کا بونا شہر لاہور میں ایک عجیب و غریب آدمی آیا ہوا ہے جسکو دیکھ کر لوگ حیران ہوتے ہیں۔ گو اس کی عمر پچاس سال کی ہے۔ مگر قد صرف تیس انچہ لمبا ہے۔ موضع انارکلی کا رہنے والا ہے۔ ۲۷ اگست کو کچہری لاہور میں اتفاقیہ آ نکلا۔ لوگ جوق جوق اسکی دیکھنے کو جمع ہوگئے۔

آدمی کے سینگ اخبار "اہرام" (مصر) کے دفتر میں ایک شخص ایک چھوٹا سا سینگ لایا۔ جو دو سال سے علی حسن نامی ایک آدمی کی ریڑھ کی ہڈی کے اگلے سرے پر خود بخود نکلنا شروع ہو گیا تھا۔ اس آدمی کی عمر نوے سال کے قریب تھی۔ یہ سینگ رفتہ رفتہ بڑھتا گیا۔ ابتدا میں تو وہ اسے حجام سے کٹوا دیا کرتا تھا۔ مگر کچھ عرصہ بعد وہ اس قدر سخت ہوگیا کہ حجام اسے کسی طرح کاٹ نہ سکا۔ آخر ایک سال تک یونہی بڑھتا گیا۔ اور طول ڈھائی انچہ اور موٹائی ایک انچہ تک پہنچ گئی۔ اب وہ شخص ڈاکٹر صادق آفندی حکیم کے مطب میں بغرض علاج آیا اور انہوں نے جراحی عمل کرکے وہ سینگ نکال لیا۔ یہ بعینہٖ کسی جانور کا سینگ معلوم ہوتا ہے۔ مریض کی صحت بہت اچھی ہے اور اب وہ آرام پا رہا ہے۔ اور اس بات کا چرچا عام طور پر پھیلا ہوا ہے۔

رنگین بارش اٹلی میں بعض دفعہ رنگین بارش ہوتی ہے جس میں افریقہ کے صحرائے اعظم کا ریت ملا ہوتا ہے۔

عجیب ترین بازار شہر کینٹن کا ایک بازار دنیا کے عجائبات میں شمار ہو سکتا ہے۔ اسے روغنی کاغذ کے ذریعہ سے مسقف کیا گیا ہے۔ رقبہ کے حساب سے جتنے سائن بورڈ اس میں لگے ہیں دنیا کے کسی بازار میں نہ ہونگے۔ دوکانیں سب کی سب عطاروں اور دندان سازوں کی ہیں۔ اس کا نام بھی خوب ہے "عطاروں کا بازار"۔

ہر مرض کا علاج

کم و بیش عرصہ دس سال سے پیسہ اخبار میں حفظ صحت کا کالم جاری ہے۔ اور اس کے سب نسخے بصورت کتاب حفظ صحت تین حصوں میں چھاپے گئے ہیں۔ آپ ان نسخوں سے ہر مرض کا مجرب نسخہ۔ بلکہ کئی کئی نسخے معلوم کر سکتے ہیں قیمت فی حصہ ایک روپیہ۔ منیجر صاحب پیسہ اخبار سے منگا لیجئے۔

حفظ صحت

استفسار

۱۳۱ ضعف مثانہ:۔ پیشاب کرنے کے دس پانچ منٹ بعد ایک قطرہ پیشاب خود بخود خارج ہوتا ہے اور معاً طبیعت کمزور ہو جاتی ہے۔ (۱۷۰۳۲)

۱۳۲ جلندر:۔ میرے ایک عزیز کے پیٹ میں عرصہ سے جلندر ہو گیا ہے جس سے مریض نہایت کمزور اور نحیف ہو گیا ہے۔ (۱۷۰۷۲)

۱۳۳۔ امراض دندان:۔ میرے دانت ہلتے ہیں اور درد بھی ہوتا ہے۔ مسوڑھے ورم کر آتے ہیں اور گاہ گاہ خون بھی نکل آتا ہے۔ مسوڑھوں میں از حد خارش ہوتی ہے۔ (خریدار ۲۳۱۸۵)

۱۳۴۔ ناف ٹلنا:۔ ناف ٹلنے درد و قولنج کے بگاڑ کا مجرب علاج مطلوب ہے (یکے از خریداران)

علاج

۱۱۰۔ گانٹھوں میں زخم:۔ سنگ کا فور۔ سفیدہ کاشغری۔ سنگ جراحت۔ گندھک آملہ سار۔ کتھہ۔ مردہ سنگ۔ قریباً مساوی الوزن بہت باریک کوٹ کر روغن زرد میں ملا کر اوپر لگا دیں۔ اور ایک دو سنا کی کے مرکبات سے مسہل دیں۔ (عبد الرحیم)

۱۱۱۔ باد گولہ۔ بادیان۔ ہلیلہ سیاہ۔ سونف مساوی الوزن خوب کوٹ کر اسکے مطابق دیسی کھانڈ ملا کر رکھیں بعد غذا ایک تولہ کھایا کریں جلد فائدہ ہوگا۔ (ایضاً)

۱۱۲۔ ثقل سماعت:۔ نیم کا پانی جوش دیکر پچکاری سے کان صاف کریں۔ (ایضاً)

۱۱۳ ضعف محلبہ:۔ سرمایۂ آہو(کلاں)(بنارسی) ورق طلا ایک عدد۔ پیچیدہ بجز رند۔ بالائیش تخم فرنجمشک ۶ ماشہ۔ عرق گاؤزبان ۴ تولہ۔ عرق کیوڑہ ۴ تولہ شیرہ برآوردہ با نبات سفید شیریں ۲ تولہ آمیختہ بنوشند و مداومت کنند تا دو سہفتہ (رپ سلام)

۱۱۴ درد شکم:۔ جوارش جالینوس ہمیں نسخہ بکار برند۔ تخمینًا ۶ ماشہ نہار خورند و بازہمیں قدر پس از تناول طعام علی الرسم ہمیں دو ہفتہ مداومت نمایند (پنڈت پرسرام)

۱۱۵ چیچک (بجواب سوال ۹۴) یہ چیچک نہیں بلکہ پرسوت ہے علاج یہ ہے:۔ منیر ڈوڈی ۱ عدد۔ ڈولی لونگ ۱ عدد۔ مغز بادام مقشر ۱ عدد۔ روغن زرد ۳ قطرہ دو گولیاں بنا دیں تین گھنٹے کے فاصلے سے ہمراہ شہد کھلا دیں۔ براہ پسینہ مواد خارج ہو کر صحت ہوگی (حکیم کرامت شرف الدین لاہور)

گمنام و نشان عزیز

۸۲۔ میرے ایک عزیز مسمی ہرن چند رقوم پنجابی کھتری ساکن انبالہ عمر تخمیناً ۴۸ سال پیشہ پارچہ فروشی دکانداری میانہ قد لمبا چہرہ معمولی چشم چیچک کے داغ صندلی رنگ عرصہ ایک ماہ سے گھر سے چلے گئے ہیں (رکن داس سو لائبریرین ایڈووکیٹ آفس محلہ نظیر آباد لکھنؤ)

۸۳۔ میرا فرزند شیخ نواب الدین عمر ۲۶ سال عرصہ تین ماہ سے گم ہے۔ حلیہ حسب ذیل ہے:۔ پست قد۔ سپاہی مائل رنگ۔ چیچک سرخ آنکھیں۔ سب نندرے سرے۔ ڈاڑھی گھنی اور لمبی۔ چلتے وقت بایاں کندھا اونچا رہتا ہے۔ زبان میں لکنت (شیخ پیر بخش)

عام

سوال

۱۳۱۔ مورنج کوہی:۔ مورنج کوہی یا موینک کوہی کوئی صاحب پتہ بتائیں کہ کہاں سے اصلی مل سکیگا۔ لکھنؤ اور دہلی کے عطار کہتے ہیں کہ اصلی آتا نہیں۔ (۲۰۱۱۳)

۱۳۲۔ سفیدہ مدار:۔ سفیدہ مدار کس کام میں آتا ہے (۲۲۱۶۰)

۱۳۳۔ برگ اگر اور رنگین تصاویر:۔ (۱) برگ اگر کس شہر میں ملتے ہیں (۲) ولایتی کپڑے کے تھان پر جو رنگین تصاویر آتی ہیں وہ ولایت میں کس کارخانہ میں تیار ہوتی ہیں۔ اور اس کارخانہ کا پتہ کیا ہے (۲۴۰۰۳)

۱۳۴۔ گرامو فون کی سوئیاں:۔ گرامو فون کی سوئیاں جو ایک مرتبہ استعمال کے بعد بیکار ہو جاتی ہیں۔ اسکو کون کمپنی خریدتی ہے (غلام معین الدین)

جواب

۶۹۔ انہضام شیرہ:۔ دودھ میں بادیان یا سونٹھ تھوڑی سی جوش دیکر پئیں۔ یا دودھ کو گندھک کے برتن میں کرکے پیا کریں۔ (م۔م۔خ)

۷۰۔ موٹاپا:۔ صبح کو نہار منہ گرم پانی گھونٹ گھونٹ چائے کی طرح پئیں۔ اور علی الصبح ایک دو میل ہر روز باقاعدہ ٹہلا کریں۔ (ایضاً)

۷۱۔ چیونٹیاں:۔ چیونٹیوں کے دور کرنے کا مجرب علاج ہلدی ہے۔ جہاں چیونٹیاں آتی ہوں خوب ہلدی چھڑک دیں۔ ایک نہ رہے گی اور غلہ کے گرد ایک دائرہ بنا دیں۔ (عبد الرحیم پشاوری)

۷۲۔ سوانح عمری:۔ خوشنویسوں کی سوانح عمری سے میں نے چند کتب خانہ دیکھے۔ مگر خالی ہاتھ۔ علامہ ابوالفضل نے کچھ نام لکھ دیئے ہیں جسطرح دربار اکبری میں شمس العلماء آزاد نے۔ لیکن جامع اور مکمل سوانح عمری اردو یا فارسی زبان میں موجود نہیں۔ بجز ایک قلمی کتاب کے جسکا نام علم الخط ہے۔ جو حضرت نعمانی مدرسہ آصفیہ کی تالیف ہے (محمد عبد الحلیم)

شعر و سخن

خطۂ بے نظیر کشمیر

(نتیجۂ افکار جناب پیرزادہ مولوی محمد حسین صاحب ایم اے۔ متخلص بہ عارف جج ہائیکورٹ ریاست جموں و کشمیر)

یہ سچ کہتے ہیں جس نے کاشمیر پر فضا دیکھا\
تو اس دنیا میں گویا گلشن جنت نما دیکھا

کریگا کوئی کیا تعریف اسکی جسکے تحفوں سے\
کہ جس نے یاں کباب مرغ کو اڑتا ہوا دیکھا

سنا کرتا تھا لوگوں سے بہت تعریف اسکی اب\
عنایت سے خدا کی خود آنکھوں سے آ دیکھا

کرونگا ذکر میں ہرگز نہ کچھ رستے کی کلفت کا\
بغیر از رنج تن کس نے خوشی کے در کو وا دیکھا

نہ پوچھو میری کیا حالت تھی اس دم دلکی دھڑکن سے\
اگر تانگہ کوئی ڈٹا ہوا کھڈ میں پڑا دیکھا

مگر سب خوف و دہشت کو معاً ہی بھول جاتا تھا\
کہیں گرتا ہوا پانی اگر سیماب سا دیکھا

برابر رود جہلم کو بہت دیکھا سڑک پر سے\
کہیں تالاب سا چوڑا کہیں اک جوہڑ سا دیکھا

کبھی اس کے دہن میں جھاگ دیکھو مثل مستوں کے\
کبھی چلتا ہوا خاموش مثل پارسا دیکھا

پہاڑ دیکھا عجب عالم۔ نئی حالت ہر اک کی تھی\
کوئی لیٹا ہوا۔ بیٹھا کوئی کوئی کھڑا دیکھا

کوئی عریاں تھا مادر زاد ہندوؤں کیطرح بالکل\
جٹا دھاری کوئی پتوں سے از سر تا بپا دیکھا

کسی کے تن پہ تھی سبز و سیہ مخمل کی ارزانی\
کوئی سر پر لپیٹے برف کی چٹی ردا دیکھا

ہماتا تھا کوئی اشک ندامت خوف سے ہر دم\
کسی کو مثل شیطاں عجب سے سر در ہوا دیکھا

علاوہ ایک معمولی سرائے کے جو ہوتی ہے\
ہر اک منزل پہ بنتے اک محل خوشنما دیکھا

جہاں ڈاک بنگلوں میں ہر اک سامان رہتا ہے\
ادھر طیارہ دیکھی برف ادھر گرم آب جا دیکھا

کہیں رستوں کا پل دیکھا کہیں پل بجھا ہے کا\
کہیں سنگیں کہیں لکڑی کے گنبد کا بنا دیکھا

غرض باقی کسر رکھی نہیں کوئی ریاست نے\
کسی نے پائی گر تکلیف قسمت کا لکھا دیکھا

ہوا کشمیر میں داخل تو بارہ مولہ میں میں نے\
سفید ارموں کی پلٹن کو سر رہ پر کھڑا دیکھا

ہرے کوشاد اور پیلوں میں سفیدا بھی یہ وردی ہے\
برابر ہیں کوئی ان میں نہ چھوٹا اور بڑا دیکھا

اگر منظر کا کیا دل پہ ہوا کچھ کہہ نہیں سکتا\
کبھی پہلے نہ تھا آنکھوں نے میری یہ سماں دیکھا

پہاڑوں پر یہ میدان وسیع اللہ کی قدرت\
اور اس میدان کو بھی ہر سو پہاڑوں سے گھرا دیکھا

پیسہ اخبار کلب

سولہ سو صفحہ مفت دیئے جاتے ہیں

۱۴ اگست سنہ ۱۹۰۴ء کے پیسہ اخبار میں جو اپیل توسیع اشاعت پیسہ اخبار کے متعلق شائع ہوئی تھی اُسکی بابت بہت سے خطوط وصول ہو رہے ہیں۔ جسکے لئے نیاز مند ایڈیٹر اپنے کرمفرماؤں کی توجہ کا مشکور ہے۔ بہت سے حضرات اُن کتابوں کی فہرست دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ جنمیں سے ہزار صفحہ مفت اُنکی نذر ہوگا۔ اسلئے وہ فہرست ذیل میں درج کیجاتی ہے۔ انمیں سے ایک ہزار صفحہ کی کتابیں منتخب کرکے آپ پیسہ اخبار کی قیمت میں وی پی منگوا لیجئے۔ علاوہ ازیں دیگر سولہ سو صفحہ کی کتابیں علاحدہ بھیجی [illegible]

نام کتاب	تعداد صفحہ	نام کتاب	تعداد صفحہ
تحفۂ ریاست	۱۵۲	جہاں نور یہودی	۲۲۸
محبت کا فلسفہ	۲۳۸	قزاق	۴۱۲
سادھو کی کرتوت	۹۷	عیب کبھی چھپا نہیں رہتا	۲۸
پریشانی	۱۶۳	شہید عشاق	۴۵۰
طارق و کلیمہ	۱۸۴	جادوگرنی	۳۴
ساحرہ	۹۶۶	مقدس عبادتگاہ	۳۶
نالۂ شب گیر	۱۶۴	انجام بخیر	۴۰
خون ناحق	۸۸	بڈھی	۱۴۰
آہ	۹۴	اکبر و زہرہ	۱۵۶
میرا نقشہ نویس	۵۲	سیتا	۳۱۶
زرد حویلی	۵۲	گمشدہ ہیرا	۱۶۲
صبح امید	۱۴۸	ماہ پیکر	۶۴
شہر لائنیس کی بیگم	۷۲	اسلم و نجمہ	۶۴
ثمر عصمت	۹۶	اثر صحبت	۸۴
پدمنی	۸۳	شمع شبستان	۱۴۲
جذبۂ الفت	۵۸	کامنی ستی	۵۲
مسٹریز آف پیرس	۳۵۷	دیمار ہماچہ	۶۲
داستان جان زیر	۳۵۸	جعفر	۹۲

نام کتاب	تعداد صفحہ	نام کتاب	تعداد صفحہ
شہد کی مکھی	۴۴	وسیلۂ نجات	۳۸
رنگلی چھپالی	۷۳	رسالہ شطرنج	۱۴۰
ترتیب الدجاج	۸۱۷	زیور ایمان	۳۰۸
جلاد اور ستا بداری	۶۸	پاشا کا انصاف	۵۳
نار زہر	۴۰	بائبل کو اجتماع ضدین	۷۶
چار چمن	۶۰	ارمغان بے بہا	۵۶
فیصل ڈاکٹر	۶۸	مطالع فطرت	۸۴
پراسرار روسی سپاہ	۱۶۸	رسالہ تبعیت الاسلام	۵۲
مطالعات صحیحہ	۴۸	مرقع حکایات	۲۱۰
خیرالدین باربروسہ	۳۲	پھولوں کی ٹوکری	۱۵۶
بہشت فردوسی	۱۳۶	پاداش جرم	۱۶۶
شان بابا	۴۸	صرف ایک یہودن	۷۶
جوزف نیبرونی	۱۰۶	مہر النساء بیگم	۷۰
اورنگ زیب	۱۳۲	شہریکا درخت	۱۶۲
ابراہیم لنکن	۵۸	عشق در دوسی خلاوم	۱۶۴
اکابر اسلام	۴۲	ستر دلبران ہر دو حصہ	۹۳۲
شیشے کی پری	۴۰	بانکی ساقن	۴۰
طبعی تعلیم	۷۶	درگیش نندنی	۱۶۰
تصوف کا آئینہ	۸۸	انتقام شیطان	۲۱۴
غنچۂ معرفت	۴۸	چاند پر دنیا	۱۴۴
شہری پادری	۳۶	ظالم و مظلوم	۱۶۴
سیاحت ساؤراں حصہ اول	۱۹۸	کانٹوں میں پھول	۸۸
" حصہ دوم "	۱۱۶	کالا بلٹ	۱۱۴
جغرافیہ مصر	۱۱۲	سونا بائی	۸۸
تیمور و گوشہ امباسہ	۵۸	سہاگ کی بیٹی	۶۲
محبوب الامثال	۱۸۶	تخم بدی	۵۶
گورستان کی شہزادی	۲۸	آپ بیتی	۹۴
رسالہ رمل الفقار	۱۳۳	امریکہ کا نیا بازار	۱۸۰
المحبان	۲۴	شماتت ہمسایہ	۳۸۸
کشف المستور	۶۸	پرکالۂ آتش	۲۶۸
معجزات القرآن	۳۸	افغانی ہیرا	۱۳۴
رسالۂ ترجمہ	۴۴	سن عمر	۶۸

پیسہ اخبار کے بیست سالہ خریدار اور پنشن:- وزیر چند صاحب میرپوری عـ۴۸۰۲ کو واضح ہو کہ ابھی اور کسی صاحب کے پیسہ اخبار کی خریداری کے بیس سال پورے نہیں ہوئے۔ جب پورے ہو جائیں گے تو انہیں پیسہ اخبار مفت دیا جایا کریگا۔ واضح رہے کہ بیس سال پیچھے کسکو معلوم تھا کہ قریبًا چالیس پینتالیس روپے خرچ کرکے تادوام مفت اخبار مل سکتا ہے ورنہ کئی صاحب اس وقت کے خریدار کبھی خریداری بند نہ کرتے۔ تاہم بہت سے خریداران پیسہ اخبار کے بیس سال پورے ہونے میں تھوڑی مدت باقی رہگئی ہے۔

جلوہ نور:- وزیر چند نمبر ۴۸۰۲ - رمضان خان بورگنج عبدالغفار عـ۵۶۶۳ اور چند دیگر صاحبان کی شکایتیں پہنچی ہیں کہ انہوں نے بھی اس پرچہ کی قیمت ادا کردی تھی جو دو ماہ سے نہیں ملتا۔ چونکہ پیسہ اخبار میں اعلان چھپا تھا ان صاحبان کی شکایت ایک حد تک پیسہ اخبار بھی بسر و چشم قبول کرتا ہے۔ جلوہ نور کے مالک صاحب اگر آئندہ اسے جاری نہیں رکھنا چاہتے تو جن خریداران سے قیمتیں وصول ہو چکی ہیں اُنہیں لوٹا دیں ورنہ انہیں رسالہ بہم پہنچائیں۔

تعلیم ڈاکٹری اُردو میں:- شیخ [illegible] حسین گیا ہمی۔ ابھی تک لاہور میڈیکل سکول اور آگرہ میڈیکل سکول میں ڈاکٹری کی تعلیم اردو زبان میں ہوتی ہے۔ آئندہ لاہور میں انگریزی کتابیں ہی ہونگی مگر آگرہ میں اردو تعلیم ہی جاری رہیگی۔

ردی ٹکٹوں کی شکایت:- ایک صاحب منشی [illegible] حسب ذیل شکایت بھیجتے ہیں جس پر برکت علی صاحب کو توجہ کرنی چاہئے۔ وہ لکھتے ہیں کہ ۱۶ جون گذشتہ کے پیسہ اخبار میں برکت علی صاحب معرفت غلام احمد سکرٹری ڈسٹرکٹ بورڈ گوجرانوالہ نے اشتہار دیا تھا کہ جس شخص کے پاس ردی ٹکٹ ہوں وہ مجھے بذریعہ رجسٹری بھیجدیں میں اُس کے بدلے میں نقد قیمت یا اور نفیس چیزیں بھیجدونگا۔ ریاستوں کے ٹکٹ بھی بہت مطلوب ہیں۔ جواب کے لئے ٹکٹ ضرور آنا چاہئے۔ میں نے ۲۷ جون سنہ ۱۹۰۴ء کو ۳۵۰ ٹکٹ بذریعہ رجسٹری برکت علی کے پاس روانہ کئے۔ جسکی رسید میرے پاس موجود ہے۔ برکت علی نے بعد وصولی ٹکٹ کے ایک خط مجھکو اس مضمون کا لکھا کہ مجھکو ایسی خرید و فروخت کرنا منظور نہیں ہے۔ آپ ٹکٹ بھیجکر اپنے کل ٹکٹ واپس منگانے کے مستحق ہیں۔ اب آپ ذرا انصاف کیجئے کہ اسے سوائے دھوکہ بازی کے اور کیا کہا جا سکتا ہے۔ آپ برکت علی کو ہدایت کیجئے کہ اسکی قیمت پوری یا اسکی قیمت کے کوئی عمدہ چیز یا ٹکٹ بذریعہ ڈاک اور ہرجہ جرم رجسٹری میں میرے سوا روپیہ ۴ صرف بھیجے روانہ کردیں ورنہ میں قانونی چارہ جوئی کرکے قیمت وصول کراونگا۔ اور یہی حال ہوگا جیسا سنہ ۱۹۰۳ء میں خزائن داس [illegible] والے کا جھوٹا اشتہار دینے میں ہوا ہے۔

دستکاری کا مدرسہ:- ظہورالدین احمد عـ۲۷۵۱ افسوس ہے مسلمانوں کی بدقسمتی ہماری نئے مدرسے ابھی کہیں نہیں کھلے۔ سوائے شہر مدراس کی ایک انجمن کے آپ اپنے آٹھ اور بارہ برس کے دونوں بچے لاہور کے آرٹس سکول میں نقشہ کشی مصوری درودگری آہنگری کلکوٹی وغیرہ کے کام سیکھ سکتے ہیں۔

مشہور لوگوں کی تصاویر:- ظہیرالدین عـ۲۳۱۶ لکھتے ہیں کہ اگر مثل سابق پیسہ اخبار میں مشہور لوگوں کی تصاویر شائع ہوتی رہیں تو بڑی دلچسپی کا موجب ہوگا۔ وزیر چند زمیندار [illegible] اور بھی کئی صاحبان کے خطوط اس سے اتفاق کرتے ہیں۔

حب الوطن کارڈ:- اس دفتر میں چند کورے کارڈ ملے کے نمونے پہنچے ہیں جنکی پشت پر چند حب الوطنی کے گیت مثلًا سارے جہاں سے اچھا ہندوستاں ہمارا۔ طرح طرح کی مصیبتوں میں پھنسا ہے ہندوستاں ہمارا۔ ہوئی قابل رحم حالت ہماری۔ ایک جنگل کا نمونہ آج یہ گلشن ہوا۔ دل لگتی ہمکو نہیں اے شیدائے وطن۔ وغیرہ وغیرہ۔ یہ کارڈ لالہ سلارام صاحب وکیل امرتسر اندرون دروازہ رام باغ امرتسر سے بقیمت ساڑھے چار آنے فی سو کارڈ معہ محصول ڈاک مل سکتے ہیں۔

تعلیم یافتگان زراعت سرکاری ملازمت میں:- (از [illegible] ضلع ہوشیارپور) پنجاب میں تو مجھکو کوئی ایسا شخص معلوم نہیں کہ جسنے انگلستان کے زراعتی کالج سے سرٹیفکیٹ تعلیم پائی ہو اور گورنمنٹ نے اسے ملازمت دی ہو۔ مگر صوبجات متحدہ آگرہ و اودھ میں دو ایسے ہندوستانی ملازم ہیں۔ لالہ سرام صاحب سابق انجمن زراعت بجنور کے سکرٹری ڈپٹی کلکٹر ہیں اور مسٹر محمد ہادی اسسٹنٹ ڈائرکٹر زراعت ہیں۔

پیسہ اخبار

لاہور ۔ یوم شنبہ ۸ ستمبر ۱۹۰۶ء

ہز میجسٹی امیر افغانستان کی روز افزوں ترقی

خدا کا شکر ہے کہ ہز مجسٹی امیر حبیب اللہ خاں فرمانروائے دولت خداداد افغانستان کے اعلیٰ فضل سے ہندوستان کی سیر و تفریح کے متعلق نسبت حکام و رعایا میں کئی عرصے سے جو خوشگوار اُمیدیں لگائی جا رہی ہیں اُنکی تکمیل میں سردار اسحاق خاں کے روسیوں سے داخلہ افغانستان کی بیہودہ درخواست کرنے سے کچھ خلل نہیں پڑنے پایا۔ اور گورنمنٹ ہند کو جناب امیر صاحب کی باضابطہ ہز ایکسلنسی وایسرائے کی دعوت سیاحت ہند بخوشی منظور کرنے کے متعلق وصول ہو گئی جسکی بناء پر اب یہ قرار داد مشتہر کیا گیا ہے کہ امیر صاحب ۱۵ دسمبر کو جلال آباد سے بعزم ہند روانہ ہونگے اور حضور وایسرائے سے آگرہ میں ملاقات فرمائیں گے۔ جہاں فوجی ریویو کے علاوہ دربار بھی منعقد کیا جائیگا۔ ہز مجسٹی امیر صاحب کے سفر آگرہ اور امور متعلقہ دربار کا پروگرام ہنوز مرتب نہیں ہوا مگر امید ہے کہ حضور وایسرائے کے شملہ سے اُترنے کے وقت شایع ہو جائیگا قبل ازیں امیر صاحب کے بمبئی تشریف لیجانے اور وہاں سے کراچی و کوئٹہ ہوکر براہ قندہار معاودت فرمانے کا جو خیال ظاہر کیا جاتا تھا اُس کی تائید نہیں ہوئی اور امیر صاحب کی واپسی آگرہ سے براہ پشاور ہی قرار پائی البتہ یہ گمان غالب ہے کہ امیر صاحب راہ میں بعض مقامات پر شکار کا لطف اُٹھائیں گے امیر صاحب کی عدم موجودگی کے زمانے میں انتظام سلطنت سردار نصر اللہ خاں و عنایت اللہ خاں جانشین کی زیر نگرانی رہیگا اور پشاور و کابل کے مابین ڈاک کا سلسلہ قایم کیا جائیگا۔ تاکہ ہز مجسٹی کو دوران سفر میں حالات افغانستان سے روزانہ آگاہ ہوتے رہنے اور ضروری ہدایات ارسال فرمانے کا موقع حاصل رہے ابھی تک امیر صاحب نے اس کا ارادہ ظاہر نہیں فرمایا کہ ہندوستان میں وہ حشم و خدم پوری شان و شوکت کے ساتھ رونق افروز ہوں گے یا صرف چند اعلیٰ اراکین دولت اور مخصوص ملازمین و مصاحبین کو اپنی رکاب ظفر انتساب میں لائیں گے۔ اور باقی جملہ امور حفاظت و مہمانداری کے متعلق گورنمنٹ ہند کی قدیم دوستی و صداقت پر اعتماد فرمائیں گے۔ لیکن امید ہے کہ آیندہ ڈاک پہنچنے تک مزید جو تفصیلی حالات کابل سے وصول ہونے والے ہیں۔ اُن میں آخری صورت ہی کا قرار داد ہوگا۔ اور ہز مجسٹی ایک ہی وقت میں افغانستان کو اُس کے ذی ہوش اور طاقتور امراء سے خالی کرنا گوارا نہ فرمائیں گے۔ بہر حال امیر صاحب کی رائے اس بارہ میں خواہ کچھ ہی ظاہر ہو مگر یہ بات ابھی سے طے شدہ سمجھنی چاہیئے کہ ہز مجسٹی کے ساتھ فوجی آدمیوں کی زیادہ بھیڑ بھاڑ نہ ہوگی اور باڈی گارڈ کے علاوہ اگر آپ کچھ جنگی افسروں کو ساتھ بھی لائے تو یہ حفاظت جان یا اظہار شان کے لئے نہیں بلکہ اُس کی یہ غرض ہوگی کہ افغانی سرداران سپاہ انگریزی کی شایستگی و قواعد دانی اور جنگ و جدل کے متعلق زمانہ حال کی ترقیوں اور سائنٹفک ایجادوں کو بنظر تعلیم دیکھیں اور افغانستان کی فوج میں اُن کا رسم و طریقوں کو رواج دیں جس سے اس کی طاقت حرب میں اضافہ متصور ہو۔ کیونکہ افغانی سپاہ جتنی زیادہ طاقتور اور اعلیٰ درجے کے آلات جنگ سے مسلح ہوگی اتنی ہی اس سے گورنمنٹ ہند کو غنیم کے حملہ کی مدافعت میں زیادہ مدد ملیگی۔ اور سرحد پر امن و امان قایم رہیگا۔ جو فرمانروائے افغانستان و گورنمنٹ ہند کے دوستانہ تعلقات کا خاص منشا ہے۔ پس اگر بعض افغانی سردار امیر صاحب کی معیت میں یہاں آکر گورنمنٹ کے فوجی انتظامات سے بدیں غرض واقفیت پیدا کرنی چاہیں کہ وہ سپاہ انگریزی کی کارآمد باتوں کو اپنے ہاں رواج دیں۔ تو اس میں کچھ حرج نہیں۔ بلکہ اس سے استحکام سرحد کے مقصد کو مزید تقویت ملیگی اور روس یا کسی دوسری رقیب سلطنت کے مخالفانہ ارادوں کو ضعف پہنچیگا۔ نظر بریں مناسب ہے کہ افغانی سپاہ کی آراستگی اور سرحد ہند کی حفاظت کی ترقی میں امیر صاحب کی آیندہ تشریف آوری سے فائدہ اُٹھایا جائے اور دارا سلطنت کے موقع کو دولت سلطنتوں کے روابط اتحاد کا ذریعہ بنایا جائے

حجاز ریلوے

اخبار شام دمشق کے مالک نے علامہ شیخ عباس آفندی امام مسجد نبوی کی زبانی اُنکے تازہ سفر کی جو کیفیت درج کی ہے اُس سے پتہ لگتا ہے کہ حجاز نا تکمیل ریلوے نے ابتک بھی ہے اُس نے حرمین شریفین و استنبول کی درمیانی مسافت کو بہت گھٹا دیا ہے اور بجائے سمندر کے اب خشکی کی راہ اتنی سہل و نیز ہو گئی ہے کہ علامہ مذکور بڑی آسائش کے ساتھ صرف گیارہ روز میں دمشق سے قسطنطنیہ پہنچگئے۔ ریلوے لائن کی بدولت گرد و نواح علاقہ دور دور تک رہزنوں سے پاک ہو گیا ہے اور مسافر کو اب کسی قسم کا کھٹکا نہیں۔ علامہ موصوف نے مقام "علا" میں شفاف و خوشگوار پانی کے بارہ قدرتی چشمے دیکھے جنکی وجہ سے وہاں کی اراضی بڑی سرسبز و سیر حاصل ہے۔ علامہ موصوف کا خیال ہے کہ علاقہ ہائے علا و حجر میں اگر لوگ آدمی جاکر آباد ہوں تو وہاں کی پیداوار سے بخوبی گزارہ کر سکتے ہیں۔ اور اجرائے ریلوے و نئی تعلیم سے انہیں صنعتی و تجارتی ترقی کی بہترین صورتیں نکل سکتی ہیں۔

مراکش کی پیچیدگیاں

افسوس ہے کہ شمالی افریقہ کی ایک بڑی اور قدیم تاریخی عظمت رکھنے والی سلطنت کے اندرونی و بیرونی معاملات کی گتھیاں کسی طرح سلجھنے میں نہیں آتیں بلکہ روز بروز پیچیدگیاں بڑھتی جاتی ہیں۔ سلطان عبد العزیز اول تو خود ہی تن آسانی و عیش پرستی میں شہرت خاص رکھتے ہیں۔ دوسرے وہ اصلاحات پر متوجہ بھی ہوں تو بغاوت کی مسلسل شورشیں انکا حوصلہ پست کیئے دیتی ہیں۔ ایک آفت ہو تو اسکا دانشمندی و استقلال سے مقابلہ بھی کیا جائے وہاں ایک سمت یورپ بالخصوص جرمنی و فرانس سلطنت کے لئے منہ پھیلائے بیٹھے ہیں۔ دوسری سمت رسولی جیسا سردار قطاع الطریق اپنی شرارتوں سے یورپین سلطنتوں کو مداخلت کے حیلے بہم پہنچا کر ٹیکے لے رکھتا ہے۔ تیسری طرف حکومت کا ایک طاقتور دعویدار تاج و تخت غصب کرنے کے لئے ہاتھ پاؤں مار رہا ہے۔ چوتھے قبائل رعایا کی مختلف فرقے فساد پر تلے ہوئے ہیں۔

آثار شورش

تازہ ڈاک کے عربی اخبارات مظہر ہیں کہ جنوبی علاقہ جات مراکش کے اکثر قبایل آمادہ بغاوت ہو رہے ہیں اور سوائے "مفتی" کو اپنے علاقہ کا سلطان یا خلیفہ بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ فارس کی خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ حکومت مراکش مختلف بندرگاہوں پر بحری پولیس مقرر کرنے میں ساعی اور اس میں بھرتی کرنے کے لیئے قابل آدمیوں کی متلاشی ہے۔ تاکہ قرار داد کانفرنس کے مطابق جلد سے بقول امن و امان قایم کیا جا سکے۔ رسوا ڈاکو نے جو اراضی فروخت کر ڈالی تھی اسکے بیچنے اور قیمت لینے کو سلطان نے ناجائز قرار دیکر اور اُس کی جگہ نیا حاکم بھیجدیا۔ جو علاقہ زینات

سے ترکی قلمرو کے قبیلہ بنی عوص کے علاقہ میں چلا گیا ہے۔ اس نقل مکان کی نسبت بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اُنکے ساتھ ترجمان کا خوف شامل ہے اس لئے اُس نے زیبات کی سکونت چھوڑ دی۔

ایک نئی دیسی جہاز ران کمپنی گو پنجاب اور صوبجات متحدہ میں مسلمانوں کی تجارت کسی وسیع درجہ پر نہ پہنچ سکی ہو۔ لیکن بمبئی و مدراس کے مسلمان تجارت میں اپنے ہندو یا پارسی بھائیوں سے بالکل پیچھے نہیں ہیں۔ بلکہ کئی باتوں میں اُنکے دوش بدوش ترقی کرتے دیکھے جاتے ہیں۔ چنانچہ بمبئی میں سر فیروز شاہ مہتہ کی سرپرستی میں نصف کروڑ روپیہ کے سرمایہ سے ایک آگ کے بیمہ کی خاص دیسی کمپنی قائم ہوئی جسکے ڈائرکٹروں میں دو پارسی - دو ہندو اور تین مسلمان اصحاب شامل ہیں۔ مسٹر آدم جی پیر بھائی جنہوں نے حال ہی میں تہران تک ایک ریلوے لائن تعمیر کر کے ہندوستان میں کسی اکیلے شخص کے سرمایہ سے ایک لائن قائم ہونے کی جدید نظیر قائم کی ہے۔ وہ اب ایک جدید سٹیم نیویگیشن کمپنی بنام "شاہ نیویگیشن کمپنی" قائم کر رہے ہیں۔

کمپنی کی حالت اس کمپنی کا سرمایہ تیس لاکھ روپیہ قرار دیا گیا ہے جو سو سو روپیہ کے حصوں میں منقسم ہے۔ منجملہ ان کے چھ لاکھ روپیہ بالفعل کام شروع کرنے کے لئے ۶۰۰۰ حصوں کی فروخت سے وصول کئے جائیں گے۔ اور ۲۴ لاکھ آئندہ کاروبار کو ترقی دینے کے لئے محفوظ رہیں گے۔ اور حسب الضرورت طلب کئے جائیں گے۔ مطلوبہ چھ لاکھ میں سے بھی پانچ لاکھ بیس ہزار کے حصے قبل از اشاعت پراسپکٹس بمبئی میں فروخت ہو چکے ہیں۔ اور صرف ۲۶۰۰ حصے واقعی منجانب ایسے غالباً زیادہ تر لیڈنگ کمپنیوں کا ضابطہ پورا کرنے کے لئے پبلک میں پیش کئے گئے ہیں۔

آئندہ خوشگوار امیدیں اگرچہ خریداری حصص کی بابت بہت ہی تھوڑی رقم رکھی گئی تھی اور پراسپکٹس میں کوئی شرط لگا دی گئی تھی کہ "فہرست حصہ داران بروز جمعہ مورخہ یکم ستمبر ۱۹۰۶ء کو ایک بجے بعد دوپہر مطابق بمبئی ٹائم بند ہو جائے گی" اس سے ظاہر ہے کہ منتظمین کمپنی کو اپنے سرمایہ مطلوبہ کے فوراً بہم پہنچ جانے کا بخوبی اطمینان ہے اور انہیں کیوں اطمینان نہ ہو۔ جبکہ مجوزہ کمپنی کا کاروبار ایک معتبر شخص کی ملکیت میں پہلے ہی اچھی رفتار اور کامیابی سے چل رہا ہے۔ اور حال میں مشرقی افریقہ و بحیرۂ قلزم کے تاجروں کی طرف سے انہیں مال بھیجنے کے لئے تین سال کا ٹھیکہ ملا ہے۔

ایک اور معتبر ضمانت پھر موجودہ مالکان جہازات کا چار سال بعد جہازوں کو اسی قیمت پر واپس لے لینے کا وعدہ کرنا اور مسٹر آدم جی پیر بھائی جیسے نامور ٹھیکہ دار کا اس میں منتظم مقرر ہونا اُن لوگوں کے لئے حصول منافع و حفاظت سرمایہ کی کافی سے بڑھکر ضمانت ہے جو اس میں شریک ہونا چاہیں۔ پس یہ امید لگائی جاتی ہے کہ سرمایہ دار اس کمپنی کے حصے دو تین روز میں خرید لینگے اور کمپنی مذکور اپنے کاروبار میں بڑی شاندار کامیابی حاصل کرے گی۔ ابھی نئی کمپنی نے ڈال کورن کی سودیشی جہاز ران کمپنی سے مکر اسلامی جہاز ران فرموں کی تعداد میں دو کا اضافہ کیا ہے۔ جو بہت مبارک ہے۔

روس کی ہولناک حالت اب تک نگستانی روس کی حالت حکومت کے جبر و تعدی سے زیادہ تر الم ناک و قابل ہمدردی کہی جاتی تھی۔ مگر چند روز سے انقلاب پسندوں کی دہشت انگیز کارروائیوں کے باعث وہ سخت ہولناک بن گئی ہے۔ اور وہاں ایسے ایسے بیدردانہ طریقوں سے اعلیٰ عہدہ داروں کو ہلاک کیا جا رہا ہے کہ ایشیا کے زمانہ ان جرائم کو کبھی عالم تصور میں بھی اپنے پاس نہ پھٹکنے دیگی۔ انقلاب پسندوں نے گورنمنٹ کے جابرانہ رویہ پر سخت غیظ و غضب ظاہر کرنے کے بعد قرار دیا ہے کہ تمام سرکاری عہدہ داروں کو یکے بعد دیگرے سنگسار کیا جائے اور شاہی جن وزیر اعظم کے مکان پر جس مہلک حادثہ کا نمونہ دکھایا گیا ہے۔ وہ سارے ملک میں برپا کئے جائیں۔ چنانچہ ایک ہی روز میں جرنیل مِن قائم مقام گورنر جنرل پولینڈ نشانہ بندوق بنائے گئے۔ اور اول الذکر کو ایک لڑکی نے قتل کیا جس سے انقلاب پسندوں کے مقاصد کی ہر دلعزیزی اور حکومت موجودہ سے روسیوں کی بیزاری کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

ریوٹر کی کارسازی مصری اخبار شاکی ہیں کہ ریوٹر ایجنسی نے حادثہ طنطہ کی پارلیمنٹری بحث کے متعلق بہت سی خبریں روک دی تھیں۔ مگر مباحثہ کا خلاصہ جو مصری اخبار لنڈن ٹائمز میں شائع ہوا ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ سر گرے نے اس موقعہ پر کمال تدبر کا اظہار فرمایا اور اپنی حکمت عملی سے مقدمہ کے غوغاء بھی محسوس ہی نہ ہونے دیئے اور مصریوں کو بھی بڑی حد تک الزام تعصب سے بری کر دیا۔ بلکہ دبی زبان سے یہاں تک اعتراف کر لیا کہ حادثہ دنشوائے کے مقدمہ میں نفاذ حکم کا طریقہ ناگوار و قابل اعتراض تھا۔ اور عنقریب محکمہ مذکور کے قانون میں ترمیم کیجائے گی۔ مگر ریوٹر ایجنسی یہ سب باتیں اڑا گئی۔ ہندوستان کے متعلق بھی وہ دیسیوں کے استفادہ حق رسی یا اعزاز کی خبریں اکثر نظر انداز کر جاتی ہے۔ چنانچہ آنریبل مسٹر گوکھلے بالقابہ کے ہاؤس آف کامنز میں پرائیویٹ طور پر بطور مہمان جانے۔ پارلیمنٹوں کی پارلیمنٹ میں خاص عزت پر شامل ہونے صاحب وزیر ہند کی خدمت میں بار پانے اور اسی قسم کے دوسرے دلچسپ و ضروری حالات کو وہ بالکل نظر انداز کر گئی۔ (وکٹوریس)

دہلی میونسپلٹی کا ایڈیشنل سکرٹری دہلی کی میونسپلٹی میں سرکاری و یورپین اثر بہت کچھ بڑھ گیا ہے اور اسکا انتظام و انصاف کے فرائض ایک ہی سرکاری افسر کو تفویض ہوئے ہیں۔ اس طرح کہ مسٹر بجے ایڈیشنل اسسٹنٹ کمشنر پنجاب کے لئے میونسپل سکرٹری مقرر کئے گئے ہیں۔ اور جرائم زیر میونسپل ایکٹ کی تحقیقات کے بارہ میں انہیں پورے فوجداری اختیارات عطا کر دیئے گئے ہیں۔ نیز آئندہ کے لئے یہ قرار داد ہوا ہے کہ دہلی کا میونسپل سکرٹری لازمی طور پر کوئی یورپین مقرر کیا جائے اور جو ایک مددگار ملے وہ بھی خواہ یورپین خواہ دیسی ہوا کرے۔ اس طرح صاحب ڈپٹی کمشنر کی مستقل صدارت اور ایک سرکاری افسر کی سکرٹری شپ میں میونسپل کمیٹی سے پبلک اثر بہت گھٹ جائیگا۔ اور سکرٹری کو فوجداری اختیارات ملنے سے اہل شہر کو اپنے اور میونسپلٹی کے تنازعات میں منصفانہ فیصلہ کی شکایات باقی رہینگی۔ پھر اس منصب کے ہمیشہ کسی یورپین کو ملنے سے اُس کی تنخواہ کا بار میونسپل فنڈ پر زیادہ پڑیگا۔

طرابلس کے سرحدی تنازعہ کا التواء اندرونی سرحد طرابلس الغرب کے ملحقہ صحرائے جانت کی ملکیت پر دولت عثمانیہ و فرانس میں جو تنازعہ کئی سال سے چلا آتا تھا اُسے بھی سلطان المعظم کے قدیم حلم اور تدبر نے کم از کم کچھ عرصہ کے لئے ملتوی کرا دیا ہے۔ اور دونوں فریقین اس امر پر رضامند ہو گئے ہیں کہ دونوں دولتوں کے قائم مقاموں کی ایک کمیشن موقع پر جا کر حدبندی کی تحقیق کرے اور اُس کے فیصلہ تک صحرائے جانت کی حالت جوں کی توں برقرار رکھی جائے۔ باب عالی نے اپنے جرنیل کو جو صحرائے مذکور میں ترکی چھاؤنی ڈالنے کے لئے طرابلس سے یلغار کرتا ہوا جا رہا تھا۔ پیشقدمی سے روک دیا ہے۔ اور فرانس نے بھی بزور قبضہ کی عملی کارروائیوں کو بالفعل موقوف رکھا ہے۔ جس سے اُمید بندھتی ہے کہ اگر فرانس اور اُسکی حمایتی دُوَل یورپ خود غرضی سے انصاف کی آنکھوں میں خاک جھونکنی نہ چاہیں۔ تو اس جھگڑے کا آسانی سے فیصلہ ہو جائیگا۔ اور باب عالی کا حق اگر تمام صحرا نہیں تو کم از کم اُس کے ایک وسیع قطعہ پر تسلیم کر لیا جائیگا۔

شیشہ سازی کی تعلیم کا انتظام ابو الکلام دہاری صاحب سکرٹری "اپر انڈیا گلاس ورکس" شہر انبالہ کی ایک مطبوعہ انگریزی چٹھی سے یہ دریافت کر کے ملکی صنعت کے حامیوں اور سودیشی تحریک کے مویدوں کو بڑی مسرت ہوگی کہ لالہ پنا لال صاحب مالک کارخانہ مذکور کی قابل شکریہ خواہشوں کی تعمیل میں اور تعلیم یافتہ نوجوانوں کی متواتر التجا و اصرار پر قرار دیا گیا ہے کہ یکم نومبر ۱۹۰۶ء سے دو اُمیدوار شیشہ سازی کی تعلیم کے لئے کارخانہ مذکور میں لئے جائیں اور ان قابل قدر کام

فن میں جس کے کاریگروں کی تعداد اس وقت ملک میں بہت قلیل اور مانگ بڑی کثیر ہے۔ انکو پوری علمی واقفیت اور علمی دستگاہ بہم پہنچانے کے متعلق کوشش کا کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا جائے۔

ممالک غیر کو جانا ضروری ہے اگرچہ کہ یورپ یا امریکہ میں تو طلبا کو جابجا بڑے بڑے کارخانے دیکھنے اور انکی معلومات کو ترقی دینے کا موقع ملتا رہتا ہے اور ہندوستان میں انکا کال ہے۔ اسلیے سرپرستوں کو چاہیے کہ اپنے بچوں کو کارخانۂ انبالہ میں بھیجتے وقت اسکا بھی انتظام کرلیں کہ آئیندہ از دو سالہ کورس تعلیم جس میں ڈیڑھ سال کا عملی ورکشاپ کا تجارتی کاروبار ہوگا۔ ختم کرنے کے بعد کم از کم ایک سال کے لیے ممالک غیر میں جا سکیں تاکہ انکی تکمیل صنعت میں کچھ کسر باقی نہ رہے۔ اپر انڈیا گلاس ورکس انبالہ نے امیدواروں کے لیے جنکی عمر ۱۴ سال سے زائد ہونی چاہیے کچھ ایسی سخت شرائط نہیں رکھیں جنکی پابندی دشوار ہو۔ بلکہ انہیں بلا کرایہ مکان کے ساتھ ۵ سے ۱۰ ماہوار تک وظیفہ دینا چاہتا ہے۔

غلط فہمی پھیلانے کی رکیک کوشش مقاصد فلاح و بہبود ملک کے لیے یہ امر سخت خطرناک ہے کہ لوگ ملک کے اہم صنعتی و تجارتی یا پولیٹیکل مسائل اپنی متفقہ کوششوں سے حل کرنے کی بجائے نہ صرف "اپنی ڈفلی اپنے اپنے راگ" کے عامل نہیں۔ بلکہ براہ نادانی و ناعاقبت اندیشی اپنے فرقہ کا فائدہ دوسری جماعتوں کو حکام کی نظروں سے گرانے پر منحصر سمجھتے ہیں۔ جیسا کہ کسی "ہندو" صاحب نے اخبار سول ملٹری گزٹ کی ایک قریبی اشاعت میں "مسلمانوں کی وفاداری سرکار" کے عنوان سے ایک چٹھی چھپوا کر اُس مسلمہ پر بہت عقیدت پر جو مسلمان برٹش گورنمنٹ سے رکھتے ہیں اور جسکا عملی ثبوت بارہا پیش کر چکے ہیں۔ سخت بزدلانہ حملہ کیا ہے اور اسلامی صحائف خصوصاً پنجاب کے مسلمان اخبارات کو سرکار انگریزی سے بیزاری ظاہر کرنے والا قرار دیا ہے جس سے بڑھکر کوئی بیان لغو اور بعید از صداقت نہیں ہو سکتا۔

ایک ناگوار حملہ غنیمت و موجب طمانیت ہو کہ برٹش گورنمنٹ اپنی کثیر التعداد ہندی رعایا کی مختلف جماعتوں کے حالات و خیالات کا پورا علم رکھتی ہے۔ اور کسی فرقہ کی وفاداری یا بیزاری کا پتہ لگانے میں سول ملٹری گزٹ کے "ہندو" نامہ نگار کے مشورے کی پروا نہیں کرتی۔ ورنہ اگر "ہندو" صاحب کا بس چلے تو وہ آج سارے مسلمانوں کو باغی و مفسد کا خطاب دلوادیں اور پنجاب کی تینوں سربرآوردہ مسلمان اخبار [illegible] "سیڈیشن" کا مقدمہ قائم کرا دیں جنہوں نے لایق و عالی فہم نامہ نگار کی رائے میں قضیۂ طابہ و حادثہ [illegible] کی نسبت گورنمنٹ انگریزی کو بہت کچھ برا بھلا کہا ہے اور برٹش [illegible] آفسر

پرانی برہمی کا خوف دلاکر دبا ڈالنا چاہتا ہے۔

سخن فہمی کا زور "ہندو" نامہ نگار صاحب نے اپنی چٹھی میں پیسہ اخبار کے حال پر اوروں سے کسیقدر زیادہ عنایت فرمائی ہے اور اس کی تحریروں میں دو جگہہ غیر وفادارانہ لہجہ کا پتہ لگا کر بڑے زور و شور سے الزام لگایا ہے کہ ایک موقع پر اخبار مذکور نے انگریزی مدبرین کو بھوکے گدھوں سے تشبیہ دی ہے جو ہمیشہ ترکی سلطنت کے جسم کا کوئی ٹکڑا لے بھاگنے کی فکر میں لگے رہتے ہیں۔ اور دوسری جگہہ مسٹر فضل حسین بیرسٹر نے ایک مضمون مندرجہ پیسہ اخبار میں لکھا ہے کہ "اگر انگلستان و ٹرکی میں جنگ چھڑ جائے تو ہندوستان کے ۹۵ فیصدی پیروان رسول اُس عقیدت پر ثابت قدم نہ رہیں گے۔ جو انہیں تخت برطانیہ سے ہے" "ہندو" نامہ نگار خیال ہے اپنے ان الزامات پر نازاں ہونگے۔

وہ فقط کیا نتیجہ نکالینگے! لیکن جو اصحاب پیسہ اخبار کی پالیسی سے واقفیت رکھتے ہیں اور جنہوں نے ترکی و انگریزی تعلقات پر اس کی متعدد تحریریں دیکھی ہیں وہ اس سے بجز اسکے کوئی "ہندو" نامہ نگار صاحب کی نسبت اس کے سوا کچھ نتیجہ نہیں نکال سکتے کہ یا تو وہ بوجہ تعصب غلط فہمی پھیلانے کے لیے عمداً امر حق سے چشم پوشی کرتے ہیں۔ یا زبان اُردو کی رسم عبارت خاصکر اخباری طرز تحریر سے اس قدر نابلد ہیں کہ دو پیسہ اخبار

کے مضامین کا مطلب بالکل نہیں سمجھ سکے۔ اور مصری اخبارات کی تحریروں کے اقتباس اور اخبار کی خاص رائے میں آپ مطلق تمیز نہ ہو سکی نیز مسٹر فضل حسین کے خیالات کا مدعا بھی ان کی عقل میں نہ آیا۔ اور ہندو صاحب نے مسلمانوں اور اُن کے اخباروں کو بدنام کرنے کیلئے اناپ شناپ جو جی میں آیا لکھ مارا۔

خوردہ انصاف طلب اگر اردو ملاپ کے ساتھ ہندو نامہ نگار صاحب کا دماغ حسد سے خالی ہوتا تو مضمون مذکورہ کے مندرجہ ذیل فقروں سے جو یہاں دوبارہ نقل کیے جاتے ہیں وہ ہرگز ۹۵ فیصدی مسلمانوں کی ترک وفا کا نتیجہ نکالتے۔ مسٹر فضل حسین نے صرف اسیقدر لکھا تھا کہ "کیا مدبران انگلستان ہندوستان کے مسلمانوں کو اس امتحان میں ڈالنا پسند کرتے ہیں کہ ایک طرف تو انکی مذہبی رگوں روح سلطان سے متاثر ہوتی ہے۔ اور دوسری طرف پولیٹکل روح گورنمنٹ ہند کی متابعت میں ثابت قدم رہنا اپنا فرض سمجھتی ہے۔ ہمارے نواب صاحب بہادر جیسے بزرگ تو اس قابل ہونگے کہ وہ اپنے مذہبی جوش یا قومی جوش کو قابو میں رکھ سکیں۔ اور پولیٹکل متابعت کے مطیع رہیں۔ گو اور انگریزی تعلیم یافتہ بھی ایسے ہونگے جنہیں مذہبی جوش تو رہا نہیں اور قومی جوش ابھی پیدا نہیں ہوا۔ مگر ہم کہہ سکتے ہیں کہ ۹۵ فیصدی مسلمان ان دونوں فرقوں کے علاوہ ہندوستان میں موجود ہیں جن سے کہ ایسی توقع اس قوت برداشت و دانائی پر دلالت نہیں کرتا۔ اور یہ حصہ ہماری مدبر گورنمنٹ کو نہیں ہونا چاہیئے۔"

رنگون کی انجمن نگرانی اوقاف مسلمان ویسے انجمنیں قایم کرنے کے تو ماشاءاللہ بڑے شوقین ہیں اور شمالی ہند میں کوئی شہر بلکہ بڑا قصبہ مشکل ہی سے ایسا نکلیگا جس میں کوئی اسلامی مجلس بجالت زار یا کسی اسلامی انجمن کی یادگار موجود نہ ہو۔ لیکن انکی کوششیں بالعموم انجمنوں کے لیئے طویل و پُر رعب نام تجویز کرنے اور مفید و شاندار مقاصد قرار دینے میں عالیہ یعنی دگرجوشی دکھانے تک محدود رہتی ہیں۔ اور ۹۵ فیصدی مجلسیں علمی مباحث کی تنگ دایرہ سے عملی کارروائی کے فراخ و دلکش میدان کی سمت قدم بڑھاتے ہی فنا ہو جاتی ہیں۔ مگر خدا کا شکر ہے کہ رنگون کی مجلس نگرانی اوقاف مسلمین کے لایق و زمانہ شناس بانیوں نے اپنے بھائیوں کی مضرت آمیز عادت مذمومہ کو ترک کرکے ابتدا ہی سے عملی مقاصد کی پیروی پر خیال رجوع کیا ہے اور اپنے مقامی اوقاف کی نگرانی شروع کر دی ہے جس کے متعلق غالباً انجمن کو بڑی ہوشیاری و مستعدی سے کام لینا پڑیگا کیونکہ جہاں ایک طرف رنگون کے اسلامی اوقاف کی مقدار لاکھوں روپے تک پہنچی ہوئی ہے مگر دوسری جانب اُن کے مصرف سا ایسا ہے جو بہت ناگوار و قابل اعتراض چلے آ رہے ہیں۔

صاحب لفٹنٹ گورنر برہما کی روشن خیالی حمایت و نگرانی اوقاف کا کام بڑا نازک و پیچیدہ ہے۔ اور کوئی انجمن خواہ کیسی ہی شاندار و باا‌ثر ہو مگر ملکی قوانین کی موجودہ صورت اور گورنمنٹ کی مداخلت سے انکار کرنے کی حالت میں اوقاف کو خود غرض اشخاص کے تصرفات بیجا سے نہیں چھڑا سکتی جب تک حکام اُس کے مقاصد کی اہمیت قبول کرکے اُس کی امداد پر مائل نہ ہوں اسلیئے تمام مسلمانوں کو جناب صاحب لفٹنٹ گورنر بنگال کا اس ملطفت آمیز دلچسپی پر شکرگذار ہونا چاہیئے۔ جو ہز آنر ممدوح "مجلس حامئی اوقاف مسلمین" رنگون کے کام میں ظاہر فرما رہے ہیں۔ اور اس طرح گویا بالواسطہ مسلمانوں کے قومی مقاصد کو فائدہ پہنچا رہے ہیں۔ چنانچہ اخبار نیرا کا نامہ نگار رنگون خبر دیتا ہے کہ جناب لفٹنٹ گورنر بہادر نے اپنے پرائیویٹ سکرٹری کے ذریعہ سے جو خواہش ظاہر فرمائی تھی۔ اُس کے بموجب مولوی عبد السلام صاحب رفیقی سکرٹری "انجمن نگرانی اوقاف" نے ۴م۔ اگست کو بعد دوپہر ہز آنر نواب کی خدمت میں شرف باریابی حاصل کیا۔ سنا جاتا ہے کہ ہز آنر نے وقف ایسوسی ایشن کے مقاصد سے اتفاق تام ظاہر فرمایا۔ اور مجلس مذکور کو اُن اشخاص پر مقدمات دائر کرنے کی اجازت مرحمت کر دی۔ جو اپنے زیر نگرانی اوقاف

کا باقاعدہ حساب پبلک میں پیش ہوا کریں۔ اس سے انجمن کو اپنے کام میں بیش قیمتی مدد ملیگی وہ محتاج تشریح نہیں!

سری بھارت دہرم مہامنڈل کی اپیل

بڑی خوشی کی بات ہے کہ ہندو برادران وطن پولیٹیکل جد و جہد میں مشغولیت کیوجہ سے ہم پہنچانے کے باوجود اپنی مذہبی۔ اخلاقی تمدنی و تعلیمی حالتوں کی اصلاح و ترقی میں بھی گرمجوشی سے کوشش کر رہے ہیں۔ اور اگرچہ اُنکی خیالی و ترقی کی غرض کرنے کیلئے مختلف حصص ملک میں متعدد انسٹیٹیوشن موجود ہیں مگر انمیں سے ایک بھی اپنی حالت زار سے اُنکی بے ترتیبی کا شاکی نظر نہیں آتا۔ بلکہ اپنی حیثیت کے مطابق برابر ترقی کرتا جاتا ہے جبکہ تمام ہند و کمیونٹی خصوصاً اُن مجلسوں اور تعلیم گاہوں کے منتظمین کو پوری مبارکباد ملنی چاہیے۔ حال میں شری بھارت دہرم مہامنڈل کے جنرل سکرٹری نے کشمیر ہوس بنارس شہر سے ایک اپیل بطلب اعانت شایع کی ہے جس میں منڈل مذکور کی قابل قدر اغراض پر ہندو اصحاب کو توجہ دلا کر درخواست کیگئی ہے کہ لوگ اس کے مذہبی و دنیاوی مقاصد فلاح و بہبود قوم کی توسیع میں دامے درمے قدمے امداد کریں۔ امید ہے کہ ہندو برادران وطن ایسی ضروری و مفید انجمن کی اپیل خالی نہ جانے دینگے اور بحسب حیثیت یکمشت عطیہ یا سالانہ وظیفہ سے اُس کی اعانت کرینگے۔

جسٹس طیب جی کے لائق ورثا

آنریبل جسٹس بدر الدین طیب جی مغفور کی وفات حسرت آیات سے سرزمین ہند کے مایہ ناز فرزندان رشید کی تعلیم یافتہ قوم میں جو ناگوار کمی واقع ہوئی ہے اور تمام ملک خصوصاً مغربی ہند کی مسلمان کمیونٹی کو جو شدید نقصان پہنچا ہے اُسکی تلافی تو سالہا سال تک متعذر و محال سمجھنی چاہیئے۔ تاہم یہ دریافت کرکے بہت کچھ مسرت و اطمینان ہوتا ہے کہ جسٹس مغفور نے خدا کے فضل سے اپنے سارے خاندان کو بڑی طمانیت و فارغ البالی کی حالت میں چھوڑا ہے اور اُنکے اکثر ورثا نے اپنے حیات ہی میں زندگی کی ابتدائی دشوار گذار منازل طے کرکے خوشحالی کامیابی کی حدود میں داخل ہو چکے ہیں۔

مثلاً آپکے دو صاحبزادگان گرامی قدر حسین ایدیٔ طیب جی و فیض بدر الدین طیب جی امتحان بیرسٹری پاس کرکے پریکٹس میں اپنے والد نامدار کے قدم بقدم چل رہے ہیں۔ اور ایک صاحبزادہ سلیمان بدر الدین طیب جی عنقریب کوپر نیل کالج لنڈن سے اعلیٰ تعلیم انجنیری کی سند حاصل کرنے والے ہیں جنکی تعداد و وقعت کچھ عرصہ بعد یقیناً بہت کچھ بڑھ جائے گی۔ کیونکہ کوپر نیل کالج موجودہ سیشن کے بعد ٹوٹنے والا ہے۔ آپکی دو صاحبزادیاں بھی لنڈن کے ایک وسیع زنانہ سکول میں معزز ہندوستان کی لڑکیوں کے ساتھ تعلیم پا رہی ہیں اور غالباً مسلمانان ہند میں لڑکیوں نے ولایت بھیجکر تعلیم دلانے کی ابتدا مغفور ہی کے گھرانے سے ہوئی ہے۔ ہمکو تعجب کی بات نہیں کہ ایک لڑکی اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے ارادہ سے عنقریب عازم ولایت ہو کر اس صیغہ کے متعلق ہندوستانیوں میں ایک جدید مثال قائم کرنے والی ہیں جس سے امید ہے کہ بہت سے نوجوان آئندہ فائدہ اٹھائیں گے۔

حکام نارتھ ویسٹرن ریلوے توجہ فرمائیں

ایک شریف و معزز شخص حسب ذیل حالات۔ جو انہیں سفر ریلوے میں گذرے ہیں۔ لکھکر مصر ہیں کہ انہیں شایع کرکے حکام نارتھ ویسٹرن ریلوے کو پبلک کی شکایات مندرجہ پر توجہ دلائی جائے۔ تاکہ لوگوں کے حق میں ریلوے کا سفر عالم سقر پیدا نہ کرے۔ اور ننھے ننھے بچوں کی صحت کو صدمہ نہ پہنچے صاحب موصوف لکھتے ہیں۔

"ماہ حال کے دوسرے ہفتہ میں راقم کو چند معززاحباب کے ساتھ ریل میں سفر کرنا پڑا۔ اور سفر بھی رات کو پیش آیا۔ یہ سفر لائن پر تھا۔ جو کندیاں سے ہوکر ہوتی ملتان جاتی ہے۔ مگر اس گرمی کے موسم میں بڑا غضب یہ دیکھا کہ اکثر اسٹیشنوں پر پینے کا پانی ندارد تھا۔ اور جہاں کہیں تھا بھی وہ ایسا گرم کہ ایک گھونٹ منہ میں لیتے ہی زبان جل جاتی تھی گرمی کا یہ زور شور۔ اور پانی اسقدر گرم یہیں

عضب ہو گیا

گیونکہ بند رجہ بالا راسکوپ گھڑی جو کہ اپنی پائیداری و خوبی کے باعث مقبول عام ہو رہی ہے۔ اسقدر سستی بکنے لگی ہے پہلا ہی خرچ اور اسکی وجہ یہ ہے کہ گھڑیاں ولایت کو آرڈر دیکر بہت بڑی تعداد میں منگائی ہیں اکثر خریداران بعض سوداگروں کی رنگین باتوں پر کم قیمت والی رسی گھڑیاں لیکر دھوکھا کھاتی ہیں چنانچہ ہم خریداران کے واسطے عام اطلاع دیتے ہیں کہ ناپسند ہونے پر باقاعدہ واپس لے لینگے ہمارا دعویٰ ہے کہ آپ اس گھڑی کو بہت پسند کیلیے۔ ایک درجن کے خریدار کو ایک گھڑی زاید ملے گی۔

برج باسی لال کتب خانہ نمبر ۱۴ ایسیان گلی شہر جھانسی

بہارُ دُنیا

معہ نہایت نفیس ہفت رنگ تصاویر قیمت صرف عہ

لیجیئے وہ کتاب چھپ گئی جسکے واسطے لوگ حیران تھے اور جسکا ملنا سو روپیہ خرچ کرنے پر بھی غیر ممکن تھا جسے بہت جانفشانی و صرف کثیر سے اسکی فروخت کے واسطے اجازت حاصل کی ہے ہر ایک نوجوان کو اسکا پاس رکھنا از بس ضروری ہے۔ اسمیں (۱) آجکل کے نوجوانوں کا فوٹو اور عبرت خیز نصیحت (۲) بیان اعضائے تذکیر و تانیث و ماہیت قوت (۳) اقسام و شناخت زن و مرد (۴) شادی اور قواعد اور انکی فرائض زوجیت (۵) حیض و حمل کا بیان (۶) اولاد حسب دلخواہ پیدا کرنا (۷) نامرد و بانجھ کا بیان و علاج (۸) خلاف قدرت حرکات و کثرت مواشادی کے بدنتایج (۹) جن امراض کی آجکل کے جوانوں کو زیادہ شکایت رہتی ہے انکے واسطے ادویات و علاج و ہدایات کلی علاوہ اسکے بہت سی باتیں ہیں جو کہ کتاب دیکھنے ہی سے متعلق ہیں پرانی نایاب کتابوں کے علاوہ اس مضمون کی انگریزی کتابوں کا بھی لب لباب ہے۔ اگر آپکو زندگی کا آرام اور تندرستی ہمیشہ قائم رکھنا مقصود ہے تو اس گوہر بے بہا سے ہرگز محروم نہ رہیئے!

المشتہر برج باسی لال کتب خانہ نمبر ۱۴ ایسیان گلی شہر جھانسی

بس مسافروں کو تو یہ خدا معلوم ہوتا تھا۔ اس پر طرہ یہ ہے کہ چودھویں کے میلہ کی تقریب میں گاڑی بھی کچھ بھری ہوئی ہی تھی۔ بچوں اور عورتوں کا "ہشتی ہشتی" پکارنا اور پھر مایوس ہونا سخت دردناک تھا۔

مسلمانوں کے لئے کوئی انتظام نہیں

"ہر ایک سٹیشن پر ہندو مسلمان ہشتی ہے۔ مگر پانی انکے پاس کچھ گرم تھا شکایت کرنے پر انہوں نے جواب دیا کہ ہم کیا کریں ہم مجبور رہیں سٹیشن پر مسلمانوں کے واسطے کوئی انتظام نہیں سرد پانی پینا ہے تو ہندو پانی والے سے مانگ کر پی لیجئے۔ ہندو سے پانی لینا سہل نہ تھا۔ مگر خیر جس طرح بنا لیکر پیا۔ اور پیاس کی آگ بجھائی۔ ممکن ہے کہ سٹیشنوں پر انتظام کیا گیا ہو۔ اور ہشتی اپنی سستی و لاپرواہی سے نہ آتے ہوں یا تل ہی کا پانی بھر لاتے ہوں۔ مگر حکام ریلوے اور سٹیشن ماسٹروں کا فرض ہے کہ نگرانی رکھیں اور نہیں ڈانٹتے ہیں جیسا کہ گوجرانوالہ سٹیشن پر ایک اہلکار نے ہشتی کو تل سے پانی بھرتے دیکھ کر دھمکایا تھا۔ پانی بغیر ذرا سی دیر میں جان لبوں پر آجاتی ہے۔ اس لئے اس کا انتظام مقدم ہے۔

سلطان المعظم کی صحت

یورپ کے مخبروں نے اعلیحضرت سلطان المعظم خلد اللہ ملکہ کی ناسازی مزاج کی بابت پچھلے دنوں بہت سی پریشان کر دینے والی خبریں اڑائی تھیں اور لکھا تھا کہ خدانخواست جلالت مآب کی تندرستی میں بڑا فرق آگیا ہے۔ اور صحت کی حالت سخت نازک ہو گئی ہے۔ مگر اعلیحضرت کی ناسازی مزاج بالکل معمولی نکلی اور وہ خبریں بالکل غلط ثابت ہوئیں۔ چنانچہ ۱۴۔ اگست ۱۹۰۶ء کے اخبار المؤید میں نوربی بک اول سکرٹری غازی مختار پاشا عثمانی کمشنر مصر کی مرسلہ تاربرقی حسب ذیل شائع ہوئی ہے:-

"جلالتمآب سلطان المعظم کو صرف معمولی زکام کی شکایت تھی جو بحمد اللہ بالکل رفع دفع ہو گئی ہے"

"چونکہ اب مزاج ہمایوں بہت اچھا ہے۔ اسلئے یہ اطلاع بغرض اشاعت ارسال کیجاتی ہے۔" دستخط نوربی بک

تعصب آمیز مبالغہ

امید واثق ہے کہ اس مرکاتلی برقی سے کروڑوں مسلمانوں کو جو سلطان کی ذات سے خاص عقیدت رکھتے ہیں اطمینان ہو جائیگا مگر دیکھا جائے تو اس کی اشاعت سے پہلے رسم سلاملق میں سلطان المعظم حسب معمول برآمد ہونے اور نماز جمعہ باجماعت ادا کرنے سے ان ناگوار خبروں کی عملاً تردید ہو گئی تھی۔ ممکن بلکہ اغلب ہے کہ سیاسی مصلحتوں کے خیال سے سلطان المعظم کی ناسازی مزاج کے متعلق بعض حالات پوشیدہ رکھے جاتے ہوں۔ تاہم نصیب اعدا جو خطرناک صورت یورپین اخبارات میں دکھائی گئی تھی وہ تعصب آمیز مبالغہ سے خالی نہیں کہی جاسکتی!

رجسٹرڈ چٹھی اور ڈاکخانہ کی ذمہ داری

انڈین پبلک خصوصاً تجار و کاروباری اشخاص کے فائدہ کی غرض سے ضرور ہے کہ محکمہ ڈاک اندرون ملک کی رجسٹری شدہ چٹھیوں کے متعلق اپنی ذمہ داری پورے طور پر محسوس کرے ورنہ تو چٹھیوں کی رجسٹری کا قاعدہ ہی اُڑا دے یا کوئی صورت ایسی نکالے جس سے پبلک کو زیادہ فیس دینے کا پورا معاوضہ ملے۔ اور رجسٹری و سرٹیفکیٹ آف پوسٹنگ میں امتیاز خاص قائم ہو۔ بالفعل ڈاکخانہ اندرون ملک کی رجسٹریوں کے بارہ میں کسی ہرج یا نقصان کی ذمہ داری قبول کرنے سے انکار کرتا ہے اور عملی طور پر رجسٹری کی رسید جس پر ۲ ر خرچ ہوتے ہیں اور سرٹیفکیٹ آف پوسٹنگ میں جو صرف ۔ ر کے ٹکٹ پر ملتا ہے کوئی ممیز فرق معلوم نہیں ہوتا۔ جب بیرونی ممالک غیر کی رجسٹریوں کی نسبت جنہیں اندرونی رجسٹریوں سے زیادہ صدمہ یا نقصان پہنچنے کا احتمال ہے پوسٹ آفس نے ضائع ہونے کی صورت میں ہرجہ دینا منظور کر لیا ہے تو پھر کوئی وجہ نہیں کہ اندرونی رجسٹریوں پر ایسی ذمہ داری قبول کرنے میں ڈاکخانہ کو تامل ہوا۔

تمام باشندگان ہندوستان کو اس نقصان شدید میں سر ہنری کیمبل بنرمین بالقابہم سے آزاد خیال و نیک باطن وزیر اعظم انگلستان سے دلی ہمدردی ہے۔ جو صاحب

موصوف کو اپنی دیرینہ دمساز و غمخوار بیوی سے انتقال سے پہونچا ہے۔ لیڈی کیمپبل بینرمین اپنی اعلیٰ لیاقت علمی و سلیقہ خانہ داری کے علاوہ دیگر اوصاف حمیدہ خصوصاً مہمان نوازی و دلسوزی غربا میں مشہور و ممتاز تھیں۔

یہ امر کہ گورنمنٹ دیسی صنعت کی حامی ہے اس سے ظاہر ہے کہ جیلخانوں کے بنے ہوئے مال کے متعلق حال میں اس نے جو نوٹیفکیشن شایع کیا ہے۔ اُس میں ذمہ دار افسروں کو صاف ہدایت کردی ہے کہ جیلخانوں کی بنی ہوئی چیزیں ایسے نرخ پر نہ بیچی جائیں جس سے دیسی ساخت کی اشیا کو نقصان پہونچے۔

ہز مجسٹی امیر صاحب کابل کی صحیح تاریخ روانگی کے متعلق کابل سے شملہ پر وسط ستمبر سے پیشتر خبر نہ پہونچے گی۔ اسلئے سیاحت کا صحیح پروگرام اُس وقت تک نہیں بن سکیگا۔

الہ آباد یونیورسٹی کے ایم اے اور بی اے کے امتحانات کا نتیجہ شایع ہوگیا۔ ایم اے میں دس اور بی اے میں ۲۸۹ اُمیدوار کامیاب ہوئے ہیں۔ اِن ۲۸۹ میں چار عورتیں ہیں۔ حامیان تعلیم نسواں یہ خبر خوشی سے سنیں گے کہ بی اے کے پہلے درجہ میں جو صرف ۹ طلبا پاس ہوئے ہیں۔ اُنمیں بھی ایک عورت ہے۔

بی اے میں میور سنٹرل کالج الہ آباد سے ۵۰ علیگڈھ کالج سے ۴۴ اور ہندو سنٹرل کالج بنارس سے ۱۸ پاس ہوئے۔ میور سنٹرل کالج کے پاس شدگان میں سے ایک پہلے درجہ میں تھا اور ۱۵ دوسرے میں اور علیگڈھ سے بھی دوسرے درجہ میں پندرہ ہی پاس ہوئے۔

اس خبر کی تردید ہوگئی کہ لارڈ کچنر آیرلینڈ کی کمان پر مقرر ہوں گے۔ ہز اکسیلنسی کی میعاد عہدہ نومبر ۱۹۰۸ء تک ہے۔ اور اس سے پہلے انکے ہندوستان سے باہر جانے کے آثار نہیں۔ ہندوستانیوں کے لئے شہزادہ ڈیوک آف کناٹ کے آئندہ کمانڈر انچیف مقرر ہونے کی غیر سرکاری خبر نے لارڈ کچنر کی جانشینی کے مسئلہ میں زیادہ دلچسپی پیدا کردی ہے۔

قانونی کونسلہائے ہند میں مسلمانوں کی موجودہ نا کافی قائم مقامی پر زور دینے کے لئے مسلمانوں کا جو ڈیپوٹیشن ہز اکسیلنسی وائسرائے کی خدمت میں حاضر ہونے والا ہے اُس کے اراکین کا انتخاب ہوگیا اور حضور وائسرائے نے ڈیپوٹیشن کا حاضر ہونا منظور بھی کرلیا۔ مگر ہنوز اراکین ڈیپوٹیشن کے نام مشتہر نہیں ہوئے۔

عالم نسواں

عورتوں کی دانشمندی

اٹلی کی ملکہ مارگریٹا کا قول ہے کہ جس طرح عمدہ عمدہ مضامین کی تصویریں بنانے اور اعلیٰ درجہ کی کتابیں لکھنے میں عورت اپنی ذہانت اور فراست ظاہر کرتی ہے وہ بچوں کو توانا اور تن درست بنانے اور انکی عمدہ تربیت و پرورش سے انکو بڑے بڑے ذہین و فہیم بنانے میں بھی اسیطرح اپنی دانائی کا ثبوت دیتی ہے۔ عورت کا پہلا فرض منفی ہے۔ یعنی جس قدر نیک اور پاکیزہ صفات عورت کی فطرت کا خاصہ ہیں۔ اِنمیں سے کسی ایک کو بھی غارت نہ کرنا عورت کا فرض اول ہے۔ اُسے مردوں کے ساتھ بلا تکلف نہیں ملنا چاہیے۔ اسے پولٹیکل معاملات میں دخل نہیں دینا چاہیے۔ سب سے بڑھکر عورت کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ وہ مردانہ خواص اپنی فطرت میں داخل نہ ہونے دے۔ عورت کو مطالعہ کرنے یا پڑھانے کا کام کرنا چاہیے۔ یا اُسے سوسائٹی میں آنا جانا چاہیے یا گھر میں رہکر اپنا خانگی کام انجام دینا چاہیے۔ لیکن مشکلات کے وقت اپنے باپ بھائی یا شوہر سے مشورہ بھی ضرور کرے کیونکہ عورت کو مرد کا سا وسیع تجربہ حاصل نہیں ہوتا۔

مرحوم مس میتنگ۔ مس میننگ نشنل انڈین ایسوسی ایشن

آنریری سکرٹری ہیں۔ گذشتہ سال انکا انتقال ہو گیا۔ وہ ہندوستان کی مستورات کی تعلیمی ترقی میں بہت گہری دلچسپی لیا کرتی ہیں۔ انکے خیر خواہوں نے انکی یادگار قائم کرنے کی تجویز کی ہے۔ جسقدر روپیہ اس کے واسطے جمع ہو گا اس سے وظائف اور انعامات ہندوستان کی لڑکیوں کے سکولوں میں نسوانی طلبا کو دئیے جائیں گے۔ اگر فنڈ کافی ہوا تو بعض ہونہار ذوعمر ہندوستانی مستورات کو ولایت جاکر اور دیات آرٹ (صنعت) اور لٹریچر کی اعلےٰ تعلیم حاصل کرنے کے واسطے وظائف دئیے جائیں گے۔ یہ تجویز بہت عمدہ ہے اہل ہند کو جو مس میننگ کے کام کی قدر کرتے ہیں اس یادگار میں بہت سرگرمی سے حصہ لینا چاہئیے۔ کیونکہ اس سے دو مقصد پورے ہونگے۔ ایک تو مرحومہ کی یادگار اور دوسرے ہندوستانی مستورات کی تعلیمی ترقی میں امداد ملیگی۔ اس لئے مخیر طبع اصحاب کو بلا پس و پیش فیاضی سے چندہ دینا چاہئیے۔

ایک مخیر عورت ہر ہزرجی ماہنکی اہلیہ جیربائی نے حال ہی میں تیس ہزار روپیہ خان بہادر مرزبان کو اس غرض سے دیا ہے کہ وہ نادیو میں غریب پارسیوں کے واسطے عمارات تعمیر کرائیں۔ ایک حصہ کا نام جیربائی کے متوفی شوہر کے نام پر ہو گا۔ اور دوسرا انکے بھائی مسٹر شاپور جی بانکلا سے منسوب ہو گا۔ جیربائی کہیت وادی میں رہتی ہیں۔ انہوں نے اپنی جائیداد کا نصف حصہ دیدیا ہے۔

مشاغل علمی و ریویو

بچوں کی تربیت:۔ اس ۱۹ صفحہ کی کتاب میں پروفیسر گوکل چند صاحب پروفیسر دیانند اینگلو ویدک کالج لاہور نے قیام حمل سے لیکر باقاعدہ تعلیم شروع کرنے تک بچوں کی تربیت کے قواعد و ہدایات درج کئے ہیں۔ بچوں میں اعلیٰ اوصاف مثل مشاہدہ۔ تصور۔ طاقت۔ اولوالعزمی بلند خیالی وغیرہ پیدا کرنے اور انکے رذائل مثل چھچھور پن۔ کمینہ پن۔ تنگدلی وغیرہ دور کرنے کی تدابیر بتلائی ہیں۔ صاحب اولاد ضرور اس رسالہ کا مطالعہ کریں۔ قیمت ۵ مصنف مندرجہ بالا پتہ سے۔

شیر شاہ:۔ ہندوستان کے مشہور اولوالعزم افغان بادشاہ شیر شاہ سوری کی زندگی کے مفصل حالات معہ اس عہد کی تاریخ کے درج ہیں۔ تاریخ پڑھنے والا بچہ بچہ واقف ہے کہ شیر شاہ نے جیسی سڑکیں اور انپر دو رویہ درخت اور جابجا سرائیں اور کنوئیں مسافروں کی سہولیت کیلئے بنائے تھے اسی کی نقل آجکل اتاری جا رہی ہے۔ مولوی محمد عبد الغفور صاحب دانا پوری واعظ اسلام پٹنہ نے مولوی ابو الخیر محمد اسحاق صاحب ایم اے ڈپٹی کلکٹر پورنیہ کے حسب فرمائش یہ پچاس صفحہ کا قابل دید تاریخی مرقع مرتب کیا ہے۔ قیمت صرف ۴

ضروریات اسلام:۔ منشی ایم حاجی عبد اللطیف صاحب شاطر نے اس نام کی کتاب لکھی ہے جو چھوٹے چھوٹے چار حصوں پر مشتمل ہے کہ انکے نمبر ترتیب ۸-۱۲-۲۰-۳۸ صفحے ہیں۔ مسلمانوں کے چھوٹے بچوں کو نہایت ابتدائی مذہبی واقفیت پیدا کرنے کے لئے نہایت سادہ طور پر لکھی گئی ہے جسمیں نماز روزہ اور دوسرے ارکان اسلام بتلائے گئے ہیں۔ قیمت بترتیب ۱/۲ پائی ۹ پائی ۱ آنہ اور ۱۱/۲ آنہ ہے۔ مطبع عثمانیہ دانا پور میں چھپی ہے۔

آئینہ ہومیوپیتھی:۔ حصہ اول نو ترمیم مصنفہ پروفیسر نند لال ہومیوپیتھ لوہاری گیٹ لاہور۔ یہ کتاب بلا امداد معلم کے چند دنوں کی مشق سے ہومیوپیتھی کا خود بخود سکھا دیتی ہے۔ مصنف سے ۸ قیمت پر ملتی ہے۔

انتظام خانہ داری:۔ نہایت افسوس ہے کہ کسی فرو گذاشت کی وجہ سے اس کتاب کو اس سے پہلے ریویو نہیں کیا گیا۔ یہ کتاب ایک ہندوستانی خاتون نے اپنے ہموطن خواتین کے فائدہ کے لئے مسز اے رالیس صاحبہ کی انگریزی کتاب ڈومسٹک اکانومی سے اردو میں ترجمہ کی ہے جو بہت خوشخط اور عمدہ کاغذ پر چھاپی گئی ہے۔ اس کتاب میں گھر کے انتظام اور ضرورت کی تمام باتوں مثل کھانوں کپڑوں مکان اسباب معمولی بیماریوں کے علاج وغیرہ پر بحث کیگئی ہے۔ قیمت ۸ مطبع مفید عام لاہور میں چھپی ہے۔

الذخائر:۔ یہ جون کے پیسہ اخبار میں درج کر کے ریویو کیا گیا ہے جسمیں بہت سی دعائیں اور موتی وغیرہ بنانے اور کئی چیزوں اور دواؤں اور شعبدہ بازی کے نسخے ہزار روپیہ کمانے کی ترکیبیں درج ہیں کارخانہ پیسہ اخبار سے

ہفتہ وار گپ شپ

[ہر روز نامہ پیسہ اخبار کے خاص رپورٹر سے]

گزشتہ ہفتہ کے ملکی واقعات میں مسٹر جسٹس بدر الدین طیب جی جج ہائی کورٹ بمبئی اور مسٹر انندا موہن گھوش بیرسٹر کلکتہ کی موت بڑی بااثر تھی۔ جسٹس بدر الدین بغرض بحالی صحت مدت سے لنڈن میں مقیم تھے اور اُنکے انتقال کر جانیکا کچھ شان و گمان نہ تھا کہ ناگاہ اُنکے انتقال کی خبر آ پہونچی جس سے بلاتفریق قوم و مذہب تمام ہندوستان کو دلی صدمہ پہنچا۔ مسٹر طیب جی مرحوم ہندوستان میں صرف ایک ایسے خوش نصیب شخص تھے کہ جنکی وفات پر مسلمانوں ہندوؤں اور انگریزوں کو یکسان افسوس ہوا۔ چیف جسٹس صاحب ہائیکورٹ نے اُنکی موت کی خبر سنکر اظہار افسوس کیا بمبئی کی بار نے بھی دلی صدمہ کا ثبوت دیا۔ بمبئی کی تمام عدالتیں بند ہو گئیں۔ ملک کے مختلف حصوں میں مسلمانوں نے اظہار افسوس کے جلسے کئے۔

اوّل تو اس وقت یہ ہندوستان میں ہائیکورٹ کے اکیلے مسلمان جج تھے۔ دوسرے یہ اکیلے شخص تھے جنہیں ہندو لیڈروں نے تیسری نیشنل کانگریس کا پریذیڈنٹ منتخب کیا۔ مسلمانوں نے نہ صرف انجمن اسلام بمبئی کا مستقل صدر بلکہ محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کا پریذیڈنٹ بنایا۔ اور سرکار نے ہائیکورٹ کا جج جو ہندوستانیوں کے لیے سب سے اعلیٰ عہدہ ہے اُس کے پاس ہے۔ اُنہیں دے دی۔ اسپر بھی مسٹر بدر الدین کا کیرکٹر ایسا اعلیٰ تھا کہ اپنے ہائیکورٹ کے جج ہونے کے باوجود محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کے پریذیڈنشل ایڈریس میں نیشنل کانگریس کی اچھی طرح تعریف کر دی۔ حالانکہ کوئی دوسرا شخص ایسی حالت میں اپنے کانگریس کے تعلق کو یاد بھی نہ دلانا چاہتا۔

مسٹر بدر الدین طیب جی کے انتقال کے بعد مسلمانوں کی یہ شکایت درست ہو گئی کہ ہندوستان کی ہر ایک ہائیکورٹ اور چیف کورٹ میں دو دو تین تین ہندو جج بھی ہیں مگر اس وقت ہندوستان میں کسی ایسی عدالت عالیہ میں ایک مسلمان جج بھی نہیں لیکن مسلمانوں کو بھی انصاف کرنا چاہئیے کہ جب تک اُنمیں سے قابل لوگ کانگریس میں شریک نہ ہونگے بھلا اُنہیں جج یا کس طرح بنایا جائیگا۔ کیونکہ گزشتہ دس پندرہ سال کے طریق عمل سے یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ گورنمنٹ اُنہی لوگوں کو جج بناتی ہے جو کانگریس میں شریک ہوتے ہیں۔

گو اس وقت ایک چھوٹی سی نظیر بھی اس کے خلاف پیدا ہوئی ہے جو یہ ہے کہ مسٹر شنکر نیر مدراس کے مشہور وکیل جو کانگریس کے پریذیڈنٹ بن چکے ہیں اور دو تین مرتبہ قایم مقام جج بھی رہ چکے ہیں (یہانتک قاعدہ درست چلا تھا) مگر ابکے مستقل جج بننے کے وقت اُنکے حقوق کو نظر انداز کر دیا گیا۔

جسکی وجہ لوگوں میں یہ مشہور ہے کہ چونکہ مسٹر نیر نے آجکل ہی ولایت کے کانٹیمپوریری ریویو میں انڈین گورنمنٹ پر ایک مضمون لکھا تھا جس میں سرکار پر خوب نکتہ چینی کیگئی تھی اس لیے بالفعل اُنہیں جج کے لیے منتخب نہیں کیا گیا ورنہ ابھی کانگریس کی پریذیڈنٹی کے بعد فوراً اُنہیں قایم مقام جج بنا دیا جاتا۔

کانگریس کے پریذیڈنٹوں کا ذکر کرتے ہوئے یہ بات بھی فراموش نہیں کرنی چاہئیے کہ گذشتہ تین چار ہفتوں میں مسٹر بانرجی کلکتہ کے مشہور بیرسٹر کا انتقال جو دو مرتبہ کانگریس کے پریذیڈنٹ رہ چکے تھے اور پھر مسٹر طیب جی کا یکایک انتقال کر جانا یہ دونوں بھی کانگریس کے پریذیڈنٹ رہ چکے تھے۔ اندیشہ پیدا کرتا ہے کہ کہیں آسمانی ہائیکورٹ میں نیشنل کانگریس کے پریذیڈنٹوں کی ضرورت تو نہیں آ پڑی ہے۔

مسٹر انندا موہن بوس گو کبھی ہائیکورٹ کے جج نہیں بنے لیکن وہ بڑے ممتاز شخص تھے۔ باوجودیکہ کلکتہ جیسے شہر میں نامور اور قابل لوگوں کی کمی نہیں۔ لیکن وہیں سے انہیں کانگریس کا پریذیڈنٹ منتخب کیا گیا۔ اور جب تقسیم بنگالہ کے قضیہ کے موقع پر بنگالیوں نے فیڈریشن ہال کی بنیاد رکھی تو باوجودیکہ مسٹر بوس بیمار تھے مگر اُنہیں لوگ اس موقع پر پریذیڈنٹ بنانے کے لیے بیماروں کی چوکی پر اٹھا کر لائے۔ اور وہیں

اُنہوں نے اپنی تقریر کی۔ ایسے لوگوں کو اُن کی مرتبہ جاننے والے قدرشناس سمجھتے۔ اور ہندوستان کو جو صدمہ پہنچا ہے۔ ایسے لوگ ہر روز پیدا نہیں ہوتے ؎

قرنہا باید کہ تا صاحب دلے پیدا شود
بایزید اندر خراساں یا اویس اندر قرن

اب تو بنگالیوں نے تقسیم بنگالہ کی یادگار یعنی ۱۶ اگست کو ایک قومی تیوہار بنا لیا ہے۔ امسال بہر زور و شور سے تقریریں ہوئیں اور ولایتی مال استعمال نہ کرنے اور بنگالہ کو غیر منقسم سمجھنے کی قسمیں کھائی گئیں۔ اور سب سے نئی بات یہ ہوئی کہ بنگالیوں نے ایک قومی جھنڈا بھی آج کھڑا کر دیا۔ اور سب نے اُس کے سامنے تعظیماً سر جھکایا۔ بنگالی بڑے خوش نصیب ہیں کہ اُنکے ہاں باوجود مفتوح اور محکوم قوم ہونے کے ایک قومی جھنڈا پیدا ہو گیا ہے۔ آجکل جبکہ لوگ بلا ایک چپہ بھر زمین کے مالک ہونے کے مہاراجہ والا ب بن سکتے ہیں تو قومی جھنڈا بھلا کونسی بڑی بات ہے۔

بنگالی قومی جھنڈا چھ فیٹ لمبا اور تین فیٹ چوڑا ہے جو تین رنگوں یعنی نیلے۔ زرد اور سرخ سے مرتب ہے اور اسپر "بندے ماترم" لکھا ہوا ہے ع مار از یں گیاہ ضعیف ایں گماں نبود تاہم بنگالیوں میں جنگی قوت کے پیدا ہونے پر اُنہیں مبارکباد دینی چاہئیے۔

ایک عجیب تصویر

ایک تصویر میں ایک آدمی کے منہ سر ماتھہ یا دُن وغیرہ سے سانپ نکلتے دکھائے گئے ہیں پہلے تو تعجب ہوا۔ لیکن ذرا غور پر معلوم ہو گیا کہ یہ کسی آتشک کے مریض کی تصویر ہے۔ آتشک زہر سانپ کے زہر سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔ ہم نے بڑی کوشش سے جڑی بوٹیوں کو مرکب کر کے ایسی دوا ایجاد کی ہے کہ آتشک کے زخم ہوں یا سرخی یا سرخ و نیلے داغ بدن پر ہوتے ہیں بشرطیکہ شفاخانہ میں آوے نہ تھے۔ نہ اسہال نہ کوئی پرہیز ۳۰ دن میں آرام۔ دو ہفتہ میں مرض کا اثر خون سے قطعی خارج ہو قیمت ۵ روپے فی شیشی۔

سوزاک کیسا ہی پرانا و سخت کیوں نہ ہو جلن و ورم مواد یا لہو آتا ہو۔ یا پیشاب ہر تا ہر تا آوے۔ ۴۸ گھنٹہ میں آرام لے

بواسیر خونی ہو یا بادی۔ جدی ہو یا آتشک سے ہو۔ اگر ہو بلا تکلیف بشرطیکہ آرام قیمت ۵ ؎

شاہی خضاب مثل تیل چنبیل کے لگا یا جاتا ہے ۵ منٹ میں بالوں کو سیاہ بھنورا کر دیتا ہے۔ بالوں کو ریشم جیسے کرتا ہے۔ جلد پر داغ نہیں دیتا قیمت ۱؎ مہر

فرانسیسی گلگونہ چہرہ سے جھریاں چھائیاں سیاہ داغ دُکیل دور کر کے خوبصورت بنا تا ہے خوبصورتی کے واسطے لازمی ہے قیمت ۱؎ فی شیشی

عورت میں تبدیلی

عورت میں دو تبدیلیاں ہوتی ہیں۔ ایک جب وہ لڑکپن سے جوان ہوتی ہے۔ دوسرے جب بچے کی جان بنتی ہے۔ لیکن پہلی تبدیلی دوسری سے بھی نمایاں ہے۔ کیونکہ جوانی کے وقت ماہواری یعنی حیض جاری ہوتے ہیں۔ لیکن اگر حیض کم یا زیادہ دیر بعد یا جلدی یا تکلیف سے یا بے رنگ آوے۔ بالکل نہ آوے۔ یا سیلان آنا شروع ہو جاوے تو بڑی دقت ہوتی ہے۔

روح النسا۔ ایک ایسی دوا ہے جو کہ ان خرابیوں کو دور کرتی ہے۔ قیمت ۲ روپے فی شیشی

روح افزا

نامردی۔ جریان۔ سستی۔ بلا دلذتی۔ ضعف دماغ و معدہ وغیرہ۔ جوانی کی غلط کاریوں کو دور کرتا ہے۔ پیر کو نوجوان اور نوجوان کو پہلوان بناتا ہے قیمت ۲ روپے فی شیشی

بال اُڑانے کا تیل

تازگی سے تاز کر جگہ کے بال بلا کسی تکلیف یا خارش ۵ منٹ میں اُڑا دیتا ہے قیمت فی شیشی

خط و کتابت کا پتہ: ڈاکٹر کیسر سنگھ ایم اے بکرم ہسپتال فیروزپور شہر پنجاب

افسوس ہے کہ بنگالی لارڈ کرزن سے ناراض ہوتے ہیں حالانکہ انہیں انکا نہایت شکرگذار ہونا چاہیئے۔ ان کی یادگار کا بُت بناکر اپنے ہنڈ ریڈن ہال میں رکھنا چاہیئے۔ اُسکے سامنے بکروں کو قربان کرنا چاہیئے۔ کہ اُنہی کی بدولت اُنہیں قومی روح پیدا ہوئی۔ اور اُنہوں نے قومی جھنڈا ایجاد کیا۔ قومی تعلیمگاہ کی بنیاد رکھی۔ اور سودیشی کی تحریک قایم کی۔

بنگالیوں یہ ثابت کرنے کا موقع ملگیا کہ بنگالی جنپر ہمیشہ زبانی جمع خرچ کرنے کا الزام لگایا جاتا تھا۔ بوقت ضرورت کام بھی کر سکتے ہیں۔ کیونکہ سودیشی میں جس حد تک بنگالیوں نے عملی کام کیا ہے اُسے تمام ملک تسلیم کرنے لگا ہے۔ انگلستان کی دہوتیوں کی تجارت کا ستیاناس ہوگیا ہے۔ بنگالیوں نے گذشتہ دو سال میں ستر طالبعلم ٹکنیکل تعلیم پانے کے لیئے جاپان اور امریکہ و یوروپ کو بھیجدیئے ہیں۔ کلکتہ میں ایک عظیم الشان تعلیمگاہ مسٹر پالت کے دس لاکھ روپیہ کے عطیہ سے قایم کی گئی ہے۔ نیشنل ایجوکیشن کے لیئے کلکتہ میں کالج اور سکول کھولدیئے گئے ہیں۔ جو یونیورسٹی کے ضوابط کے پابند نہ ہونگے اور تھوڑے سے تھوڑے عرصہ میں ضروری تعلیم علوم اور دستکاریاں دینگے۔ اگر بنگالیوں کی ترقی کا یہی حال رہا۔ تو وہ آیندہ ربع صدی تک صنعت و حرفت و تعلیم میں یوروپ و جاپان کے ہم پلہ ہو جائینگے۔ اور یہ تمام کامیابی اُنہیں صرف لارڈ کرزن کے تقسیم بنگالہ کی کارروائی کی بدولت ہوگی۔

اپنے ہندو بھائیوں کی پولیٹیکل کامیابی دیکھکر مسلمانوں نے بھی پولیٹیکل میدان میں ہاتھ پاؤں نکالنے چاہے ہیں اور سر بمفیلڈ فلر کے استعفا دینے پر سرکار سے شکایتیں کر رہے ہیں کہ ایسے مہربان افسر کا استعفا کیوں منظور کیا گیا۔ ہرچند کہ ایسی منفی پولیٹیکل کوششیں اُنکے حق میں چنداں بارآور نہیں معلوم ہوتی۔ مگر اتنا ہی بہت ہے کہ پولیٹیکل جلسے تو کرنے سیکھے ہیں اور کسی بات پر اظہار ناپسندیدگی کرنے کی تو اُنہیں جراُت ہوئی ہے۔

بلکہ سنا گیا ہے کہ مسٹر مورلی کے لیجسلیٹو کونسلوں کی اصلاح کی کمیٹی تجویز کرنے پر مسلمانوں کے لیڈر سرگرم اور بھی چونکے ہیں اور اُنہوں نے ارادہ کیا ہے کہ بذریعہ ایک ڈیپوٹیشن کے حضور وایسرائے سے درخواست کریں کہ ہندوستان کی کونسلوں میں مسلمان ممبروں کے داخل ہونے کیلئے کوئی سہل طریق مقرر کیا جائے۔ ورنہ موجودہ صورت میں ہندو مسلمانوں کے مشترک ووٹوں سے کبھی مسلمان ممبر کونسلوں تک نہیں پہنچ سکینگے۔ سچ ہے خربوزہ از خربوزہ رنگ میگیرد گو مسلمان بیس سال تک اپنے ہندو بھائیوں کی ایجیٹیشن سے علیحدہ رہے ہیں۔ لیکن آخر اب اُنہیں بھی کچھہ کرنیکے ضرورت محسوس ہونے لگی ہے اور پولیٹیکل کارروائی کی تیاریاں ہونے لگی ہیں۔

بمبئی میں سب چٹھی رسانوں نے سٹرائک کردی تھی لیکن اُنکی کامیابی کیونکہ تمام ہندوستان میں جال کی طرح بچھا ہوا ہے۔ اور ہر جگہ سے بکثرت چٹھی رسان جمع ہو سکتے ہیں۔ ہاں بہت نہیں تھوڑی سی تکلیف گلیاں کوچے اور پتے معلوم کرنے کی ہوئی ہے۔ اول پہلے پوسٹ ماسٹر جنرل بمبئی نے چٹھی رسانوں کی سٹرائک کی کچھہ پرواہ نہ کی اور گو چٹھی رسانوں کی طرف سے معززین شہر کا ایک ڈیپوٹیشن گیا۔ اُسکی بھی کچھہ شنوائی نہ ہوئی۔ آخر صاحب پوسٹ ماسٹر جنرل نے چٹھی رسانوں کے لیئے ایک وقت مقرر کیا کہ جو اُس وقت تک آکر معافی مانگے وہ نوکر رکھا جا سکیگا۔ باقی موقوف سمجھے جاینگے۔ اس پر سب آکر معافی مانگ لی ایسی ہڑتالیں حقیقت میں سٹرائک کے مقصد کو نقصان پہنچاتی ہیں۔

کلکتہ میں آجکل میونسپلٹی کے دو ہزار سے زیادہ بھنگیوں نے بھی سٹرائک کی تھی۔ اُنکی شکایت یہ تھی کہ آٹھہ روپیہ ماہوار تنخواہ میں ہمارا گذارہ نہیں ہو سکتا۔ شہر کی گلیاں اور بازار دو دن میں سخت گندے اور ناقابل گذر ہو گئے آخر پریذیڈنٹ میونسپلٹی نے مجبور ہوکر اُنہیں ڈیڑھ روپیہ ماہوار گرانی غلہ کے نام سے بامید منظوری کمیٹی دینا منظور کر لیا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بھنگیوں کی شکایت بالکل بجا تھی۔

کلکتہ میں آجکل دو واردارتیں قابل ذکر درپیش ہیں۔ ایک تو یہ کہ بڑا شور بے بات پر مچا ہوا ہے کہ کوئی لڑکوں کو چھپکے سے اُڑا لیتا ہے۔ پولیس نے تحقیقات کی تو بات غلط نکلی۔ لیکن عام پبلک جب ایسی بات پر دیوانی ہو جاتی ہے۔ تو پولیس کی کون سنتا ہے۔ کبھی ایک بنگالی اور ایک دفعہ انگریز اس شبہ میں پٹ گئے کہ یہ بچوں کو چھپاکر بیچتے ہیں ایک شخص کی علت سے بازار میں چلتے ہوئے ایک لڑکے کو دھکا لگا۔ بس یہ شور مچا کہ یہ شخص لڑکے کو بھگا لیجانا چاہتا تھا لوگوں نے جمع ہوکر اُسے خوب مارا۔ اور اُسکی گاڑی میں آگ لگا دی۔ غرض اب لڑکوں کے بھگا لیجانیکا شور کم ہوا ہے۔ مگر عدالت میں بہت سے مقدمات مارپیٹ کی جرم کے دایر ہوگئے ہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ چار سواتی افغان ورے یک کلکتہ کی لور چت پور روڈ کی جامع مسجد کے دروازہ کے سامنے جا رہے ہیں اور جو مسلمان راہ گذر اُدھر سے گذرتا ہے دریافت کرتے ہیں کہ کیا تو سُنی ہے؟ اگر وہ کہے کہ ہاں سُنی ہوں تو فوراً کھینچ کے اُسکی بے تحاشہ پٹائی کر دیتے ہیں۔ اس پر انگلو انڈین اور بنگالی اخبارات عجب عجب نتائج نکالنے میں مشغول رہے ہیں اور تعجب کرتے ہیں کہ کوئی مسلمان

انہیں پولیس کے سپرد نہیں کرتا تا انچ رہے کہ یہ لوگ راولپنڈی۔لاہور۔امرتسر۔لدھیانہ۔انبالہ۔میرٹھ۔دہلی آگرہ۔کانپور۔لکھنؤ۔الہ آباد۔پٹنہ۔گیا وغیرہ سے ہوتے ہوئے کلکتہ پہنچے ہیں اور سوائے ایک قسم کی دینداری کے خیال کے اور کوئی بات ان افغانوں میں چھپی ہوئی نہیں ؎

جیسا کہ میں اوپر لکھ چکا ہوں کہ پولیٹکل تحریک کا مسلمانوں پر اثر ہو رہا ہے۔ویسا ہی سودیشی اور تجارتی تحریک کا اثر بھی ہو رہا ہے۔لاہور میں اس وقت دیسی سرمایہ سے چار پانچ بنک ہندو بھائیوں کے قائم ہیں۔ اس پر مسلمانوں کو بھی بنک قائم کرنیکا خیال ہوا ہے۔اور لاہور میں بعض زندہ دار مسلمان ایک بنک قائم کرنے کی تجویز کر رہے ہیں بلکہ دہلی میں ایک شخص نے ایک اسلامی بنک قائم کرنے کے لئے پراسپکٹس بھی چھاپ رہا ہے۔گو اس کے ڈائرکٹروں میں چند بہت معمولی نام ہیں۔تاہم ایک تحریک تو پیدا ہوئی ہے

مہاراجہ صاحب دربھنگہ سیلاب سے ریلوے لائن کے بہ جانے کی وجہ سے بنارس میں رکے ہوئے تھے مجبوراً سامان کشتی پر سے کشتیوں پر جانیکا انتظام کیا گیا۔
گورنر جنرل کے آنریری اسسٹنٹ سرجن کی میعاد عہدہ دو برس کے برابر ہوا کرے گی۔

بجٹ ہند پر مسٹر مارلے کی تقریر

۲۰ جولائی کو سہ پہر کے وقت ہندوستان کا سالانہ بجٹ پیش کرتے وقت مسٹر مارلے وزیر ہند نے جو عظیم الشان تقریر کی تھی اسکا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

میں خیال کرتا ہوں کہ کوئی آدمی انکار نہیں کریگا کہ برطانیہ کی پائیداری اور مضبوطی کی تین چار چابیوں میں سے ایک ہندوستان کے ہاتھ میں ہے۔بعض لوگ ہندوستان کی پالیسی کو شمال مغربی سرحد کی پالیسی سمجھتے ہیں بعض ایران کو۔اور بعض انہیوں کو انڈین پالیسی خیال کرتے ہیں (سنو! سنو!! قہقہہ) لیکن جب ہم انڈین پالیسی پر ذمہ داری کی نظر ڈالتے ہیں۔تو ہمیں ایک بہت ہی وسیع خیال اور نظر سے کام لینے کی ضرورت پڑتی ہے۔میں سرسری ذکر کرتے وقت ہوس کو ان عظیم تغیرات کی طرف متوجہ کرونگا جو مسٹر کننگ لارڈ ہارٹنگٹن اور لارڈ کیلرے کے بعد ہماری خارجی پالیسی میں ہوئی ہیں۔ہمارا یورپ کے خاندانی تنازعات سے کوئی واسطہ نہیں ہے اور نہ تقسیم علاقہ جات کا کوئی جھگڑا ہے۔خواہ اچھا ہو یا برا۔اب ہماری پالیسی ایشیا میں منتقل ہوگئی ہے۔مسٹر گرہارڈی نے نا اتفاقی ظاہر کی (میرے معزز دوست اس بیان کو پسند نہیں کرتے۔میں بھی نہیں جانتا۔آیا میں اسے پسند کرتا ہوں یا نہیں) مگر تغیر فی الواقع پیدا ہو گیا ہے۔سب سے زیادہ توجہ کرنے والے امور ہماری توجہ کے مستحق وہ مسائل ہیں جو چین جاپان اور روس سے جو وسط ایشیا میں سب سے بڑی طاقت ہے۔ہمارا تعلق براہ راست پیدا کرتے ہیں۔یہ سوالات اسوقت وزرا اور پارلیمنٹ کے زیر غور ہیں چند سال پہلے جنوبی افریقہ میں ہم نے جو حماقت کی تھی اس سے ہم بہت سی پیچیدگیوں میں پھنس گئے ہیں (سنو! سنو!!) لیکن اگر ہم ہندوستان میں کبھی کوئی ایسی حماقت کرینگے تو ہم کو جنوبی افریقہ سے زیادہ خوفناک اور تباہ کن نتائج کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔اگر آپ چاہیں تو بیس سال کے بعد ایک کمیشن ہندوستان کے تمام حالات کی تحقیقات کے واسطے مقرر کر سکتے ہیں۔جیسا کہ پہلے ہوتا رہا ہے میں خیال کرتا ہوں۔اس سے بہت ہی زیادہ فائدہ ہوگا۔اگر بعض مسائل پر وقتاً فوقتاً مباحثہ ہوا کرے لیکن میرا اعتراض کمیشن کے خلاف یہ ہوگا۔کہ تمام لائق آدمی کو جو اس عظیم انتظام ملک میں مصروف ہیں۔ولایت بلانا محال ہے کہ وہ ان تمام سوالات کا (جو واقفیت اعلیٰ پر مبنی نہیں ہونگے۔بلکہ تعصب اور جذبات کی تحریک سے کئے جائینگے) جواب دیں۔فیاض دل گورنمنٹ ہندوستان کے مسائل پر بحث کرنے کے واسطے بہت سا وقت نکال دیگی یا سالانہ (اخراجات و ذخائر سپاہ) کے مباحثہ کے وقت ان مسائل پر بحث ہوا کرے۔مثلاً مسئلہ تعلیم پر بحث کرنے کے واسطے تین چار گھنٹے صرف ہونے چاہئیں۔تعلیم کے متعلق میرے اپنے خیالات ہیں اور میں چاہتا ہوں کہ ہوس اس مسئلہ کی تنقیح پر بعد از غور فیصلہ کرے تو اچھا ہو۔اسی نوے سال پیشتر کے ریڈیکل لوگ ایک بہت ہی اہم مسئلہ پر گرمجوشی سے بحث کیا کرتے تھے اور میں کوئی وجہ نہیں دیکھتا کہ لبرل ممبران کیوں دلچسپی نہ لیں وہ مسئلہ ہندوستان اور انگلستان کے درمیان فوجی اخراجات کی تقسیم ہے۔مجھ کو سخت شک ہے کہ تقسیم تغیر کی بیہودہ ساوی نہیں مجھ کو حوصلہ افزا بلو نمو کے اعداد دینے کا اندیشہ ہے۔لیکن ہوس کو شمار و اعداد کے سننے کی تکلیف گوارا کرنی پڑے گی۔

میں امید کرتا ہوں کہ ہوس ان اعداد کو اسی کان سے نہیں سنے گا۔جس سے کسی وکیل کی فہرست کو سنا جاتا ہے (سنو! سنو!! قہقہہ) میرا یہ مطلب نہیں ہے کہ گورنمنٹ ہند میں کسی ترقی یا اصلاح کی گنجائش ہی نہیں ہے۔(ہر زور چیرز) دنیا کے ہر کام میں اصلاح ہو سکتی ہے لیکن اعداد جو میں پیش کرنا چاہتا ہوں بہت حوصلہ افزائی والے ہیں (چیرز)

۱۹۰۵-۶ء میں کل آمدنی چار کروڑ نوے لاکھ پونڈ ہوئی تھی (میں ہزاروں کو حساب سے باہر رکھنا چاہتا ہوں) خرچ چار کروڑ ساٹھ لاکھ پونڈ تھا۔اور توفیر ۲۳ لاکھ پونڈ ہوئی تھی۔

۱۹۰۶-۷ء میں آمدنی ۴ کروڑ چھتر لاکھ پونڈ اور خرچ چار کروڑ ساٹھ سے ستر لاکھ پونڈ توفیر آٹھ لاکھ پونڈ کی ہوئی ۱۹۰۷-۸ء کا تخمینہ آمدنی چار کروڑ چھیاسی

لاکھ اور خرچ ۴ کروڑ اسی لاکھ پونڈ توفر آٹھ لاکھ پونڈ - ۱۹۰۰ء سے پیشتر چند سال تک آمدنی پر بعض ناگوار واقعات کا اثر پڑتا رہا ہے - جنکے تذکرہ کی اسوقت ضرورت نہیں ہے - لیکن انکے بعد چند اسباب ایسے پیش آئے ہیں کہ توفیر عمدہ حالت میں رہی ہے قحط وسیع حصہ پر نہیں پھیلا ہے -

محصول نمک - توفیر کو ہم کس طرح صرف کرتے ہیں؟ ہم اسے ٹیکس معاف کرنے میں خرچ کرتے ہیں - میں ایک سب سے زیادہ اہم ٹیکس میں تخفیف کرتا ہوں اور وہ ٹیکس نمک ہے - (چیرز) ۱۹۰۲-۳ء سے نمک کے ٹیکس میں تخفیف ہوتی چلی ہے - اس سے آمدنی میں بیس لاکھ پونڈ کی کمی واقع ہو گئی ہے - محاصل میں ۹ لاکھ نوّے ہزار پونڈ کی تخفیف اور انکم ٹیکس میں دو لاکھ نوّے ہزار پونڈ گھٹائے گئے ہیں تخفیف محصول کیوجہ سے نمک کا خرچ بہی بڑھ گیا ہے -

سرکاری ریلوے - سرکاری آمدنی کا سب سے بڑا ذریعہ سرکاری ریلیں ہیں - ہندوستان میں نہ صرف ریلیں ہی سرکاری ہیں بلکہ نہریں اور دیگر کام رفاہ عامہ گورنمنٹ ہی کے ہاتھ میں ہیں - ریلوے نہروں اور جنگلات کی آمدنی پانچ برس پہلے ۴۲ ۱/۲ لاکھ پونڈ تھی اور اب ۵۰ لاکھ پونڈ تک پہونچ گئی ہے - ریلوے لائنیں ۳۰ ہزار میل طویل ہیں اور ہر سال آٹھ ہزار میل کے اوسط سے تیار ہو جاتی ہیں - برطانیہ میں (۲۲۶۳۴) میل پر ریلیں ہیں - روس میں ۳۰ ۱/۲ ہزار میل اور ریاستہائے متحدہ میں ۲ لاکھ ۱۲ ہزار میل - مگر ہندوستان کا رقبہ دس لاکھ مربع میل ہے اور اضلاع متحدہ کا ۳۵ لاکھ میں - ۱۹۰۵ء میں ۲۵ کروڑ آدمی ریلوے پر سوار ہوئے اور ۵ کروڑ ۶۰ لاکھ ٹن مال لدا - کرایہ فی کس فی میل ۱/۳ پینی اور محصول مال ۱/۲ پینی تہا - (چیرز) ۱۸۹۹ء سے اس ذریعہ سے منافع ہوتا رہا ہے جس کی ۱۹۰۲-۳ء میں مقدار ۷ ہزار پونڈ تھی - ۱۹۰۶-۷ء تک نہروں پر کل سرمایہ ۲ کروڑ ۸۰ لاکھ پونڈ صرف ہو چکا ہے جس پر ۷ ۱/۲ فی صدی منافع ہوتا ہے امسال ۱۵ لاکھ پونڈ چھوٹی نہروں اور نالابوں کی مرمت پر صرف ہوا - سرکاری جنگلات کی آمدنی ۵ سال میں ۵ لاکھ پونڈ تک پہونچ گئی ہے - ریلوے اور نہروں سے سود اور لگان زمین کا خرچ نکالکر ۱۳ لاکھ ۷ سو پونڈ کی آمدنی ہوئی - دس سال ہوئے ہندوستان سے جسقدر اشیا ممالک غیر کو بھیجی گئی تھیں ان کی مجموعی قیمت سات کروڑ تیس لاکھ پونڈ تھی مگر گزشتہ سال انکی قیمت دس کروڑ پچپن لاکھ پونڈ تھی یعنی ۴۴ ۱/۲ فیصدی بیشی ہوئی - دس سال پیشتر اشیاے درآمد کی قیمت چار کروڑ ساڑھے باسٹھ لاکھ پونڈ تھی - گزشتہ سال انکی قیمت چھ کروڑ ۸۷ لاکھ پچاس ہزار پونڈ ہوگئی یعنی ۴۸ ۱/۲ فیصدی ترقی ہوئی - مضروب سکے ماسوا چاندی اور سونے کی کل قیمت سالانہ ۹۰ لاکھ پونڈ گزشتہ پانچ سال سے چلی آتی ہے مجھے اس سے انکار نہیں ہے کہ ہندوستان ایک غریب ملک ہے - نظام حکومت پر بہت زیادہ روپیہ صرف ہوتا ہے میں اسے بہی تسلیم کرتا ہوں - لیکن ان ترقیات کو بہی نظر انداز نہیں کرنا چاہیے - جو آبادی کے مختلف حصوں میں ہوتی آئی ہیں - سندھ کا ایک دیسی افسر اپنی سالانہ رپورٹ میں لکھتا ہے کہ دیہات کے لوگوں کے پاس چاندی سونے کے زیورات نفیس اور قیمتی کپڑے پیتل اور تانبے کی خوبصورت چیزیں بکثرت پائی جاتی ہیں - اور مٹی کے مکانوں کی جگہ زینت کے مکانات تعمیر کئے جاتے ہیں جو کچھ اس دیسی افسر نے بیان کیا ہے وہی دوسری بار اور اضلاع کی بابت بھی دیسی حکام نے لکھا ہے دیہاتیوں نے سلائی کی مشین سے کام لینا شروع کر دیا ہے چینی تیار کرنے کے واسطے کلیں کام میں لائی جاتی ہیں - اور پرانے طریقے متروک ہو گئے ہیں - معدنی تیل کا استعمال بکثرت شروع ہو گیا ہے - میں نے بیسیوں مرتبہ سنا ہے کہ ہندوستان کا مسئلہ ایسا ہے جو حل نہیں ہو سکتا - جو شخص مسائل ناقابل حل سے دور رہا ہے وہ پالیٹکس کے ہرگز لائق نہیں ہے - (چیرز) میں نے اکثر دیکھا ہے کہ جس مسئلہ کو لا ینحل بتایا گیا وہ آخر کار غلط پیرایہ میں بیان کردہ سوال نکلا - یہ ایک نئی پارلیمنٹ ہے میری خواہش یہ ہے - کہ موجودہ نئی پارلیمنٹ ہندوستان موجودہ پر ہوشیاری اور دانائی اور سنجیدگی سے نظر ڈالے - میں چند مہینے گزرے ہیں کہ اس عہدہ پر مقرر کیا گیا تھا - اور میں صرف اپنی بابت کہونگا امید ہے ہوس ڈینگ نہ سمجھے گا کہ میں ہندوستان سے آئے ہوئے ہر قسم کے لوگوں سے ملتا رہا ہوں تاکہ مجھے مختلف نقطہ ہاے خیال سے واقفیت ہو جائے میں دیسی راجاؤں سے ملا ہوں اور میں بعض وقت خیال کرتا ہوں کہ ہمنے ان راجاؤں کو بحیثیت اعلے قوار کے زیادہ اہمیت نہ دینے میں بہت سخت غلطی کی ہے - (چیرز) میں نے ان فوجی افسروں سے جو ہماری سرحد کی غیر قوموں کے درمیان نگرانی کرتے ہیں - بہت کچھ دریافت کیا ہے پہر میں نے نام نہاد "جابر حکام" سے دریافت کیا (قہقہہ) اور مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ "جابر حاکم" ایک تجربہ کار - باعلم - دیانتدار اور ذمہ دار افسر ہوتا ہے جو اپنا فرض خوش اسلوبی سے ادا کرتا ہے (چیرز) میں سپاہیوں - سیاحوں اور اخبار نویسوں سے بہی ملا ہوں اور وایسراے صاحب بہادر سے برابر خط و کتابت جاری رکھکر بہت سی باتیں دریافت کی ہیں - میں نے حتی المقدور کوشش کر کے ہندوستان کی موجودہ حالت کا مطالعہ کیا ہے - اگر آپ یہ خیال کریں - کہ ایک نیا وایسراے اور وزیر ہند اس وسیع سلطنت کے انتظام کے واسطے کافی ہیں تو میں اسکا ایک لفظ بہی صحیح نہیں سمجھونگا - جو کچھ مجھے دکھائی دیتا ہے وہ یہ ہے کہ ہندوستان

کے آئین اور انتظام نے قدرتاً ملک کی حالت کو اس قابل بنا دیا ہے کہ ہندوستان کی گورنمنٹ میں اچھی طرح کی جائے اور دلیری اور استقلال کے ساتھ قدم آگے بڑھایا جائے (سنو! سنو!!)

ایک نئی روح۔ کیا اخبار نویس یہ کہتے ہیں کہ ہندوستان میں ایک بالکل نیا جوش پیدا ہو گیا ہے۔ کیا آپ اسکے سوا کسی اور امر کے متوقع ہیں؟ آپ رعایائے ہند کو برسوں سے مغربی لٹریچر اور خیالات کی تعلیم دیتے رہے ہیں ایک دوسرے کے ساتھ راہ و ربط اور میل جول رکھنے کے واسطے آپ نے بہت سی آسانیاں بہم پہنچا دی ہیں آپ کسطرح امید لگا سکتے ہیں کہ ہندوستان اسی رفتار سے ترقی کرتا رہتا جس سے وہ اُسوقت آگے بڑھ رہا تھا۔ جب تعلیم بہت کم اور ریلوے اور تار برقی کا سلسلہ بہت ہی ابتدائی حالت میں تھا۔ آپ کسطرح قیاس کرتے ہیں کہ ہندوستان اپنی ایسی چال سے چلتا رہتا۔ تعلیم کی بابت اس ہوس کو خود غور کرنا چاہئیے اس سال ایک ہندوستان کے باشندے نے سینیئر رینگلر کا امتحان درجہ اول میں پاس کیا ہے۔ مجھسے کہا گیا ہے کہ اس طالب علم نے امتحان مذکور دو سال کے اندر پاس کیا میں اس امر کا اسلئے ذکر کرتا ہوں کہ آپ پرانی تنگ راہ پر نہیں چل سکتے۔ یہنے ہندوستانی راجاؤں کا ذکر کیا تھا۔ یہ ایک سوال ہے آیا ہم انکی اہمیت سمجھتے ہیں

یا نہیں۔ علاوہ ازیں کانگریس بھی ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ میں کانگریس کے مطالبات اور خواہشات سے بالکل متفق ہوں۔ لیکن ایک وسیع معنی میں کانگریس کے بنیادی اصولوں پر غور کر کے میں نہیں سمجھتا کہ لوگوں کو کیوں اس سے خائف ہونا چاہئیے (چیرز) میں یہ نتیجہ اخذ نہیں کر سکتا کہ چونکہ ایک شخص ناخوش اور ناراض ہے اس لئے وہ بدخواہ اور دشمن ہے (چیرز) ہمارے ملک کے اصلاحات انہی لوگوں کے ہاتھ سے ہوتے رہے ہیں۔ جو حکومت کے طریقہ سے ناراض تھے حال ہی میں دو کتابیں ہندوستان کی بابت ان دو اشخاص کے قلم سے نکلی ہیں جو پرنس آف ویلز کے ہمراہ اس ملک میں آئے تھے۔ ایک کتاب مسٹر ایبٹ نے لکھی ہے اور دوسری مسٹر سٹنلی ریڈ ۔۔۔ لکھتے ہیں "پرنس آف ویلز کی سیاحت سے ظاہر ہوا کہ دواہل ہند شاہی خاندان سے بہت الفت رکھتے ہیں اور اس کے بہت بڑے وفادار ہیں۔ جہاں کہیں طریقہ حکومت سے ناراضی اور بددلی ہے وہاں شاہی تخت سے کوئی پرخاش اور عناد نہیں ہے"

جب اس قسم کی حالت ہے تو میں اور یہ ہوس جلدی خائف نہیں ہو جائیگا اس میں شک نہیں کہ ناگوار حالت بھی اس کے ساتھ ہی موجود ہے۔ لیکن پالٹیکس کی یہی حالت ہوا کرتی ہے۔ جن ممالک میں تمدنی زندگی ہو

وہاں فیلنگ کا مد و جزر برابر جاری رہتا ہے۔ اور ہندوستان کی موجودہ حالت سے ظاہر ہے کہ وہاں پولیٹکل زندگی متحرک ہو گئی ہے۔

مجھے اپنی پوری ذمہ داری پر اس امر کے اعلان کا اختیار دیا گیا ہے کہ گورنمنٹ ہند موجودہ ضروریات سے پوری پوری ہمدردی رکھتی ہے۔

میں امید کرتا ہوں انجمن پارلیمنٹ والے اور جابر حکام کسی قسم کی عجلت اور اضطراب کے مرتکب نہیں ہونگے۔ جلدی کی گئی تو اسکا لازمی اثر الٹا ہوگا (سنو! سنو!!) کلکتہ میں سالانہ بجٹ کے مباحثہ کیواسطے بہت ہی کم وقت دیا جاتا ہے۔ اور لیجسلیٹو کونسل میں مباحثہ بڑھانے کا مسئلہ بھی ہے اور میں خوشی سے اعلان کرتا ہوں کہ گورنر جنرل صاحب بہادر اپنی ایگزیکٹو کونسل کی ایک چھوٹی کمیٹی مقرر کرنے والے ہیں۔ جو ان امور کی تحقیقات کر کے فیصلہ کریگی۔ کہ اس میں کہاں تک اصلاح ممکن ہے۔ رہا ہندوستانیوں کو اعلیٰ عہدوں پر مقرر کرنا میں خیال کرتا ہوں۔ قابل اور تجربہ کار ہندوستانیوں کو وہی عہدے ملنے چاہئیں جو انگریزوں کو دئیے جاتے ہیں (چیرز) میں خیال نہیں کر سکتا کہ پارلیمنٹ ملکہ معظمہ کے اس اعلان کے وسیع معنے سمجھنے سے انکار کرتی ہے۔ ہندوستان کے موجودہ گورنر صاحب بہادر فیاض دل اور مضبوط ارادے کے آدمی ہیں میں خیال نہیں کر سکتا کہ وہ اس اعلان کے تنگ معنے نکالیں گے (سنو! سنو!!) آنے والے زمانے کی بابت جہاں تک میرا تصور کام دیسکتا ہے ہندوستان کی گورنمنٹ شخصی اور خود مختار رہیگی۔

استفتاء۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین و حامیان شرع متین اس شخص کے بارے میں جو سنت اور احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انکار کرے اور نماز میں آیات قرآنی خلاف سلف صالحین پڑھے اور احادیث کے ماننے والوں کو کافر قرار دے اور اضطرار کی حالت میں جھوٹ چوری زنا اور افعال قبیحہ ہر قسم کا مکر و فریب جائز رکھے۔ پھر اگر ایسا شخص شرع کے نزدیک ملحد۔ مرتد۔ زندیق یا کافر ہو تو اسکا نکاح ایک حنفی المذہب مومنہ عورت کے ساتھ جو اسکے حنفی ہونے کی حالت میں ہوا تھا۔ اب فاسد ہو گیا یا نہیں؟ محمد لٹسن ۔۔۔

لیڈی کیمبل بینرمین کی تکفین۔ لیڈی کیمبل بینرمین کی لاش سکاٹلینڈ میں دفن کی جائیگی ہمدردی کے تار چاروں طرف سے سر ہنری کیمبل بینرمین کے پاس پہنچ رہے ہیں۔ ملک معظم کا خط تین صفحوں کا تھا۔

ایک لاکھ پونڈ کے صرفہ سے ایک مسجد لنڈن میں بنانے کے متعلق تمام انتظامات طے ہو چکے ہیں۔

روئے زمین کی خبریں

ہندوستان

فصل وموسم وزراعت: بنگال کے اکثر مقامات میں نہایت کثرت سے بارش ہوئی اور دریا کے کھیت بہ گئے۔ پچھلے اتوار کو کراچی میں خوب بارش ہوئی۔ بنگال کے ڈائرکٹر زراعت کو سن کی کاشت سے اب کچھ تعلق نہیں ہے۔ کیونکہ سن کی کاشت کے جتنے بڑے بڑے مقامات ہیں وہ نئے صوبہ میں ہیں۔ حضور وائسرائے کی رپورٹ ہندوستان کی فصلوں کی نسبت اطمینان بخش ہے۔ بارش کی وجہ سے منصوری پر چیل گراں ہوگئے ہیں۔ احاطہ بمبئی میں خریف کے غلہ کے افراط ہونے کی امید ہے۔ ختم ہفتہ ۴۔ اگست تک شمال مشرقی و وسط ہند و مشرقی ہند اڑیسہ اور چھوٹے ناگپور میں بارش کم ہوئی اور شمالی بہار پنجاب بلوچستان راس مغربی ساحل کوہ ستوڑا اور میسور میں زیادہ ہوئی اور باقی مقامات پر معتدل۔ بہار کی فصل شکر کا رقبہ ۴۲۸۰۰۰ ایکڑ بمقابلہ (۴۲۰۰۰۰) ایکڑ سال گذشتہ کی ہے۔ ایکڑ بمقابلہ ۵۲۳۴۲ ایکڑ۔ ہفتہ مختتمہ ۲۸۔ اگست کے اندر پنجاب میں غلہ کے نرخ میں خفیف تبدیلی ہوئی فصل کی حالت اچھی ہے۔ ربیع کے لئے غلہ رسانی جاری ہے۔

ریلوے: سنا جاتا ہے کہ پورب لین کے ہندوستانی ملازمین کی درخواست ریلوے ایجنٹ کو دیکھنی بتائی جاتی ہے وہ محض جعلی ہے اور ۲۰ جولائی کی [illegible] کوئی [illegible] نہیں دیکھی تھی [illegible] کے مابین کثرت بارش سے ریلوے لائن کٹ گئی۔ ہفتہ مختتمہ ۴۔ اگست کے اندر کالکا شملہ ریلوے کو ۱۲۳۰۰ روپے کی آمدنی بمقابلہ ۱۳۲۲۴ روپے اسی ہفتہ سال ماسبق کی ہوئی۔ مگر ہفتہ مختتمہ ۱۱۔ اگست میں صرف [illegible] کی آمدنی ہوئی تھی [illegible] ورکشاپ میں [illegible] مزدوروں نے [illegible] کام کرنے کے بعد [illegible] ریلوے [illegible] کے جلسہ کی شرکت کے لئے چلے گئے۔ جب وہ لوگ واپس آئے [illegible] پتھر برسائے [illegible] ایک یورپین نے بندوق چلانے سے [illegible] آدمی زخمی ہوئے [illegible] خانہ میں حفاظت کے لئے فوجی پولیس متعین ہے [illegible] ہڑتال کرنے والوں [illegible] سب آدمی [illegible] کیا جائیگا۔

حوادث: [illegible] جہاز [illegible] سے روانہ ہوا [illegible] ایک جہاز [illegible] ۲۸ اگست کو [illegible] مقام [illegible] ڈیڑھ دو [illegible] اور رجمنٹل اسکول جل گیا۔ احمد آباد میں روئی کا کارخانہ جل جانے سے ۵۰ ہزار کا نقصان ہوا۔ کارخانہ بیمہ شدہ تھا۔ ملتان کے سورج کنڈ میں ایک نوجوان نہاتا ڈوب گیا۔ جمعہ کی شام کو آسام اور شمالی بنگال میں سخت زلزلہ محسوس ہوا۔ [illegible] بنگال کی ریل انجن کے پٹڑی سے اتر جانے سے کئی گاڑیاں چور چور ہو گئیں اور کئی آدمی سخت زخمی ہوئے۔

امراض: پنجاب میں چیچک کی زیادتی کا سبب ہز آنر لفٹنٹ گورنر نے بتایا ہے کہ لوگ بچوں کے دوبارہ ٹیکہ نہیں لگواتے۔ پنجاب میں تحصیل انبالہ چھاؤنی انبالہ پھلور۔ چونیاں۔ قصبہ امرتسر ضلع و تحصیل گوجرانوالہ [illegible] ظفروال ڈسکہ پسرور۔ سیالکوٹ اور راولپنڈی طاعون زدہ مقامات قرار دیئے گئے ہیں۔ ہفتہ مختتمہ ۲۵۔ اگست کے اندر ہندوستان میں طاعون سے ۳۱۱۳ مریض ہوئیں۔ بمبئی ۱۲۰۰۔ برہما ۱۳۲۔ بنگال ۱۰۰۔ ممالک متوسط ۹۰۔ ریاست میسور ۴۲۔ اندور [illegible] ہفتے میں ۱۰۳ بمبئی میں ہیضہ کی وجہ سے صوبجات متحدہ بمبئی اور راجپوتانہ کے مختلف ۱۵ اضلاع میں ہیضہ بھی پھیلا ہوا ہے۔

سرکاری خبریں: ۲۰۔ اگست کو رنگون میں [illegible] ڈنر دیا گیا۔ [illegible] جسٹس ناکس [illegible] آنریبل لفٹنٹ گورنر موجود تھے۔ [illegible] ذخائر کی رپورٹ تمام محکموں میں بانٹی گئی جس کے معاملات کا اس میں ذکر ہے۔ گورنمنٹ ہند نے ولایت کو [illegible] اگست تک (۷۹۴۲۲۵۵۴۳) پونڈ بھیجے ہیں ختم ۱۹۰۷ء تک اندر (۱۰۰۰۰۰۰۰۸) پونڈ جانے چاہئیں گویا ابھی ۹۸۵۷۴۱۸ پونڈ بھیجے جانے باقی ہیں۔ [illegible] ٹیکنیکل سروے کی رپورٹ بابت ۱۹۰۵ء شائع ہو گئی ہے۔ صاحب چیف جسٹس الہ آباد اور لیڈی [illegible] شملہ پر ہیں فوجداری کے [illegible] جسٹس [illegible] کے ساتھ شریک ہو جائیں گے۔ ڈیرہ دون میونسپلٹی نے کتوں پر ٹیکس لگانے کی تجویز نامنظور کی۔ آنریبل مسٹر ہیوٹ آئندہ لفٹنٹ گورنر صوبجات متحدہ کے لئے ولایت سے دو موٹر گاڑیاں منگائی گئی ہیں۔ گورنمنٹ صوبجات متحدہ کو تین سال کے اندر آبپاشی سے تقریباً ۲ کروڑ روپیہ کی آمدنی ہوئی۔ صوبہ سرحد [illegible] ۱۹۰۶ء میں کورٹ فیس کے ذریعہ سے (۲۳۲۵۵۲) روپیہ کی آمدنی ہوئی۔ آنریبل مسٹر ہیوٹ لفٹنٹ گورنری صوبجات متحدہ کا چارج لینے سے پہلے صوبجات مذکور کا دورہ کریں گے۔ پچھلے اجلاس [illegible] لیجسلیٹو کونسل میں ایکٹ [illegible] پاس ہو گیا۔ فاریسٹ انجنیری کے متعلق [illegible] مسٹر [illegible] افسر جنگلات صوبجات متحدہ کو گورنمنٹ نے ۲ ہزار روپیہ انعام دیا ہے۔ ہز آنر جیمس ڈگلس لاٹوش کے آخری دورہ کا پروگرام یہ ہوگا۔ نینی تال سے روانگی ۱۹۔ اکتوبر۔ پہاڑی مقامات کا دورہ ۱۰ دن۔ رام پور ۲۹ اکتوبر۔ علیگڑھ ۳۰ اکتوبر۔ لکھنؤ ۳۱ اکتوبر تا ۳ نومبر۔ الہ آباد [illegible] نومبر۔ افتتاح جدید ہائی کورٹ [illegible] نومبر۔ افتتاح [illegible] نومبر۔ الہ آباد یونیورسٹی ۱۲ نومبر۔ [illegible] میں سرکاری افسروں کی کوٹھیوں کی تعمیر پر تقریباً ۱۲ لاکھ روپے صرف ہونگے۔

فوجی خبریں: سکندرآباد گیریزن آف [illegible] ٹھیک ہے۔ لیڈی منٹو نرسنگ فنڈ میں ولایت سے ۱۱۵۸ پونڈ چندہ وصول ہو چکا ہے۔ متعدد کمان افسروں نے شکایت کی ہے کہ چھوٹے رائفل اچھا کام نہیں دیتے۔ ہز ایکسلنسی لارڈ کچنر [illegible] جاتے ہوئے کسولی ہی مقام کرینگے۔ ہز ایکسلنسی کو نیپال بھی مدعو کیا گیا ہے۔

قحط: گورنمنٹ مشرقی بنگال کے تار کے جواب میں ایوان تجارت رنگون نے لکھا ہے کہ ۱۰۰۰۰ ٹن چاول رنگون سے باہر جانے کیلئے تیار ہے جو نرخ چاول کا اس وقت مشرقی بنگال میں ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ رنگون کا کل چاول کھنچکر وہاں پہنچ جائیگا۔

تعلیم: الہ آباد یونیورسٹی کی ڈگری کے امتحانوں میں ایم اے میں ۱۰ طلبا کامیاب ہوئے۔ پہلی ڈی ایس سی ۳۔ بی ایس سی ۳۔ بی اے ۲۸۹۔ بی اے میں چار عورتیں ہیں میور سنٹرل کالج سے ۱۵ طلبا کامیاب ہوئے۔ علیگڑھ کالج ۴۷۔ کیننگ کالج لکھنؤ ۲۶۔ آگرہ کالج ۴۴۔ سینٹ جانز کالج آگرہ ۲۲۔ ہندو کالج ۱۸۔ بی اے کے پہلے درجہ میں صرف چار امیدوار رہے ہیں جنمیں ایک عورت ہے۔

صیغہ خبر رسانی: مسٹر [illegible] ڈپٹی ڈائرکٹر جنرل تار نومبر میں رخصت سے واپس آجائیں گے۔ اور مسٹر بیرنگٹن ڈائرکٹر ٹریفک جنوری میں [illegible] ملازمان تار نے گورنمنٹ ہند کو اضافہ تنخواہ اور دیگر اصلاحات کے متعلق یادداشت بھیجی ہے۔

سودیشی: جیسور (بنگال) میں ہندو مسلمانوں کا بہت بڑا جلسہ سودیشی کی تائید میں ہوا۔ بابو بیاری موہن گھوش صدر میں تھے۔ بابو [illegible] پرشاد پنڈت [illegible] اور مولوی دین محمد نے تقریریں کیں۔ گورنمنٹ ہند نے ریزولیوشن شائع کیا ہے کہ جیل خانوں کا بنا ہوا سامان ایسے نرخ پر فروخت کیا جائے جس سے دیسی صنعت کو نقصان نہ پہنچے۔

عالم اسلام: مسٹر علی اکبر [illegible] مجسٹریٹ حیدرآباد (سندھ) کو ملازمت سے علیحدہ کر دیا گیا۔ اور ان سے کہدیا گیا کہ تمہارے قابل کوئی جگہ نہیں ہے۔ [illegible] فیض آباد نے جسٹس طیب جی کی وفات پر اظہار تاسف کیا ہے۔ ہز ہائینس امیر کی سیاحت کا مکمل پروگرام ہنوز شائع نہیں ہوا۔ امید ہے ہز میجسٹی قیام دہلی یا آگرہ کے زمانہ میں علیگڑھ کالج بھی تشریف لائیں گے۔ صاحب ڈپٹی کمشنر دہلی نے خاندان [illegible] کے پس ماندگان میں سے تقریباً ۲۳ آدمیوں کے لئے پنشن کی سفارش کی ہے۔ [illegible] علی نے حجاج کا [illegible] موقوف کر دیا۔ آئندہ عمدہ صحت والے جہاز [illegible] ہز میجسٹی امیر [illegible] اور گورنمنٹ ہند کے مابین افغانستان میں ریل اور دوسرے رفاہ عام کے کام جاری کرنے کے متعلق خط و کتابت ہو رہی ہے۔ [illegible] آئندہ سال انجنیر وغیرہ بھی کابل میں طلب کئے جائیں۔

عالم ہنود: پچھلے سال سنٹرل ہندو کالج بنارس ٹرسٹیز [illegible]



جلالت مآب شاہ مظفر الدین قاچار شہنشاہ ایران کی یہ تازہ ترین شبیہ ہے ہز مجسٹی کی قلمرو کا رقبہ ۶۳۰۰۰۰ مربع میل ہے۔ باقاعدہ فوج ۸۰ ہزار اور میدانی توپیں ۲۰۰ سو ہیں۔ ۲۰۰ ہزار ملیشیا ہے۔ شاہ معظم کی پیدائش کی تاریخ ۱۸۵۳ء اور تخت نشینی کی یکم مئی ۱۸۹۶ء ہے۔

کیلی نے ۷ ہزار روپیہ چندہ میں جمع کیا تھا۔ دربار ترانکور نے برٹش انڈیا سے بھاگے ہوئے مجرموں کے متعلق قانون پاس کر دیا کہ اگر دیوان صاحب مناسب سمجھیں تو انکو ریذیڈنٹ کے حوالے کر سکتے ہیں۔ مسٹر چندر مادھب گھوش کا ارادہ ہے کہ کلکتہ ہائیکورٹ کے کھلتے ہی سبکدوش ہو جائیں۔ لالہ کرم چند صاحب کیل امرتسر نے کاربنکل سے انتقال کیا۔

لوکل افسوس ہے کہ مسٹر محمد شفیع بیرسٹرایٹ لا کے لخت جگر صاحب زادہ کا انتقال ہو گیا۔ اسکے دوسرے دن میاں نظام الدین صاحب پنشنر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کی ایک نوجوان صاحبزادی نے وفات کی۔ میاں صاحب موصوف کی دوسری صاحبزادی کی صحت بھی نازک حالت میں سمجھی جاتی ہے۔ یکم ستمبر سے یکم اکتوبر تک کے لیے دیوانی عدالتیں بند ہو گئیں گو فوجداری مقدمات ہوتے رہیں گے۔ ہیضہ کا زور رائے کم ہے۔ بارش خوب ہو گئی ہے سالانہ اوسط میں صرف ۳-۱ انچ کی کمی رہ گئی ہے۔ رات کو اوس زیادہ پڑتی ہے۔ تاکہ اخبار گلزار ہند کے جیپر میری کی عمارت استعمال کرنے کا مقدمہ دائر ہے ضمانت منظور نہیں ہوئی۔ بارش سے شہر میں متعدد مکانات گر پڑے ہیں گو کہ جنگی پانوں محصول



بادشاہ خان صاحب الی پر جو آخر ۱۹۰۵ء میں اپنے والد کی جگہ گدی نشین ہوئے تھے۔ ان کے منجھلے بھائی میاں گل جان اور سنجھے بھائی زیری بیوی سکھ فقیر ...... گل جان چند روز .... تک گدی کے لیے لڑتے رہے ہیں۔ مگر منجھلے بھائی مطیع ہو گئے ہیں۔

بڑھانا چاہتی ہے۔ اس وجہ سے پنواڑیوں نے ہڑتال کر دی۔ نہایت قلق کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ مولوی فضل الدین صاحب پلیڈر کے چھوٹے بھائی میاں الہی بخش صاحب سلکوان کا انتقال ہو گیا۔

[ممالک غیر]

سلطنت برطانیہ بمنٹال اور کیپ کالونی کے تعلقات میں اس لیے کشیدگی واقع ہو گئی ہے کہ موخرالذکر نے ایسی شرح ریلوے مقرر کی ہے۔ جو اول الذکر کے نقصان کا موجب ہے۔ اتحاد کی کوشش جاری ہے۔ ڈنکمین کی مہم جہاز کے ذریعہ سے قطب شمالی کو نہیں جائیگی۔ اخبارات مسٹر ہالڈین کی تقریر پر جو انہوں نے آئرش نیشنلسٹ کے سامنے ڈبلن میں کی تھی بحث کر رہے ہیں۔ مسٹر بریل نے ابتدائی کلاس میں بندوقوں کی مشق کی اجازت دینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ مسٹر ہالڈین فوجی تعلیم گاہوں کا مطالعہ کرنے جرمنی گئے ہیں۔ لیڈی کیمبل بنرمین یعنی وزیر اعظم کی اہلیہ صاحبہ کا انتقال ہو گیا۔ ایک لاکھ پونڈ کے صرف سے لنڈن میں مسجد بننے کا انتظام ہو گیا ہے۔

روس :- سینٹ پیٹرسبرگ میں ایک سوسائٹی تشدد پسندوں سے انتقام لینے کے لیے قائم ہوئی ہے جس کا نام "خون کے بدلے خون" ہے۔ آثار ہے کہ اکتوبر میں عام بغاوت ہوگی۔ زار نے جنرل من کا تابوت خود اٹھایا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ انقلاب پسندوں سے گورنمنٹ نرمی کا برتاؤ نہ کرے گی۔ ملک بھر میں سب کے حادثے ہو رہے ہیں۔ تشدد پسندوں نے ہانگ جارجیا اور کاکیشیا میں اپنی حکومت قائم کر لی۔

امریکہ :- مسٹر برائن کی پالیسی گو سوائے ڈیموکریٹ پارٹی کے کنزرو ٹیو حصہ کے عام طور پر پسند کیا جاتا ہے۔ نیلنڈ یا کا ایک زبردست فنانشل انسٹی ٹیوشن کا دیوالہ نکل گیا۔ جسکا سرمایہ ۱۴ لاکھ پونڈ تھا۔ مسٹر برائن نے انگلستان اور اضلاع متحدہ کے مابین ایک عہد نامہ کی تحریک کی ہے۔ مسٹر روزویلٹ نے بیڑہ کا معائنہ کیا۔

ٹرکی :- سلطان المعظم نے خفیف ناسازی مزاج کی وجہ سے سفرائے کو باریاب ہونے کی اجازت نہیں دی۔

طرابلس :- ٹرکی و فرانس کا جھگڑا طے ہو گیا۔ ایک کمیشن سرحد کا تصفیہ کرے گی۔

فرانس :- فرنچ ہند کا گورنر ایم انگولیونٹ مقرر ہوا ہے۔

ایران :- ایرانی سفیر متعینہ قسطنطنیہ نے ٹرکی کے ضلع مرگدار پر قبضہ کر لینے کے خلاف سخت اعتراض کیا کیونکہ سرحدی تنازع کو دوستانہ طور پر فیصلہ کرنے کا وعدہ کیا گیا تھا۔

مصر :- اخبار ٹیمس لکھتا ہے کہ تعین سرحد کمیشن کے ترک ممبر سرحد کے معاہدہ میں "قریب" کے معنی اپنی مرضی کے مطابق نکال رہے ہیں۔ اور انگریزی و مصری اعتراضوں کی کچھ پروا نہیں کرتے۔

اسپین :- باوجود پوپ کی مخالفت کے شاہ الفانسو



لارڈ سیلبورن ہائی کمشنر جنوبی افریقہ جن پر ٹرانسوال کے جدید کنسٹی ٹیوشن کی وجہ سے انگلستان بھر کی آنکھ لگی ہوئی ہے۔

نے یہ حکم دیا ہے کہ کلیسیا سول شادیوں میں دخل دینے کی مجاز نہیں۔ سانٹانڈر اور بلباؤ میں مزدوروں کی ہڑتال سنجیدہ صورت اختیار کرتی جاتی ہیں۔

جرمنی :- قیصر جرمنی کے بچے کے نام رکھنے کی رسم پوٹسڈم میں ادا ہوئی۔

متفرق خبریں

برہما کی ایجنسی معدنیات کے حصہ دار ڈائرکٹروں پر انتظامی دعوے دائر کرنے والے ہیں۔

چیکوار نیل کے اضلاع میں سیلاب چنیل کی طغیانی کو سخت نقصان پہنچا۔ البتہ مظفر پور اور دولسنگ سرائے میں حالت سنبھل گئی۔ مسٹر جسٹس ناکس قائم مقام چیف جج بہمار رخصت پر ولایت جا رہے ہیں۔

آبرڈین ہاؤس رنگون کا ایک ہائی والا رات کو ایک لیڈی کے کمرہ میں گھس جانے کے جرم میں ماخوذ ہو کر چھ ماہ قید سخت کا سزایاب ہوا۔

گورنر جنرل ہند کے آنریری اسسٹنٹ سرجن کی میعاد عہدہ وائسرائے کے برابر ہوا کرے گی۔

یوروپین پر بجائے بنگالیوں کے یوروپین اور یوریشین جج ٹکٹ بانٹنے کا کام کرتی ہیں۔



میاں گل جان خان صاحب دیر کے منجھلے بھائی جو اوائل ۱۹۰۶ء میں چند روز کار خانہ نمبر ۲ اخبار ہٰذا میں قیام پذیر رہے تھے۔

خبروں کے خطوط

کانپور:- افسوس ہے کہ منشی نثار علی صاحب رئیس و مشہور تاجر چرم کانپور نے بعارضہ ہیضہ ۲۴ گھنٹہ علیل رہنے کے بعد انتقال کیا۔ مرحوم نہایت خلیق۔ منکسر المزاج۔ حلیم۔ خیر خواہ کثیر الاحباب تھے۔ خدا مرحوم کو غریق رحمت کرے۔ مرحوم نے مرنے کے وقت ایک ہزار روپیہ مصارف خیر کے لیے دینے کی وصیت کی تھی چنانچہ رقم مذکور تقسیم کردی گئی۔

گنج مراد آباد:- صاحبزادے مولوی نعمت اللہ میاں صاحب خلف اصغر جناب حضرت مولانا شاہ احمد میاں صاحب مدظلہ سجادہ نشین گنج مراد آباد شریف کی شادی دختر نیک اختر جناب منشی محمد سرفراز علی صاحب رئیس اعظم فیض آباد کے ساتھ قرار پائی ہے اور عقد مناکحت باندھنے کے لیے ۲۶ رجب المرجب مقرر ہوئی ہے۔ جناب مولانا فضل الرحمن صاحب قدس سرہ العزیز کے لاکھوں معتقدین اس تقریب پر شاد و شاداں ہیں۔

احمد پور (بھوپال) بہت دن سے امساک باراں و پریشانی کاشتکاران سے مخلوق مضطرب تھی مگر خدا کا شکر ہے کہ ۲۲ و ۲۳ اگست ۱۹۱۰ء کو بعد انتظار بسیار حسب خاطر خواہ پانی برس گیا اور اب بھی بارش کی امید ہے۔ یہ پانی زراعت کے حق میں مفید ثابت ہوا۔ اب کاشتکاروں کی جان میں جان آئی اور جو فصلیں خشک ہوئی جاتی تھیں وہ تازگی و سرسبزی پکڑ رہی ہیں۔

ڈیرہ اسمٰعیل خاں:- ۲۳ ماہ حال کو ۷ بجے شام کے گلی اسکول ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں طلبا اور اساتذہ نے اپنے لائق اور ہر دلعزیز ہیڈ ماسٹر منشی چراغ الدین صاحب بی اے کو الوداعی جلسہ دیا۔ اکثر رؤسا و معززین شہر بھی تشریف لائے۔ جناب خان صاحب محمد اکرام خاں بی اے سی ایس جلسہ کے صدر قرار پائے۔ غلام سرور بی اے نے الوداعی ایڈریس پڑھا۔

تحصیل مانسہرہ (ہزارہ) موضع ٹانڈہ میں ۱۵ اگست ۱۹۱۰ء کو محمد اشرف خاں پسر خان زمان خاں کی شادی کا دن تھا مگر جب دلہن اپنے دولہا کے گھر پہونچی۔ تو بجائے خوشی کے اسے اپنے نئے شوہر کا ماتم کرنا پڑا۔ اس جوانا مرگی اور شادی کی بجائے ماتم برپا کرنے والے حادثہ نے سارے قصبہ میں ہلچل مچا دیا ہے۔ الاماں۔

لکھنؤ ۲۶ اگست:- مولوی سید محمد یعقوب علی صاحب مہتمم چندہ مدرسہ سند الارشاد ریاست رامپور مراد آباد جس کے مہتمم مولوی سید خواجہ احمد صاحب آجکل لکھنؤ میں تشریف فرما ہیں یہ مدرسہ جس میں مذہبی تعلیم دیجاتی ہے ۱۳۰۲ھ سے چل رہا ہے مسلم کلب لکھنؤ نے حتی المقدور کوشش کی ہے کہ چندہ

گوالیار:- ۲ اگست ۱۹۱۰ء ۲۳ اگست بروز پنجشنبہ کو پانچ بجے شری گنپتی کی بجے بلاس محل میں استھاپن ہوئی۔ یہ گنیش کی مورت پنڈت لنگ صاحب نے مٹی کی نہایت عمدہ بنائی ہے۔ رنگ روغن اعلیٰ درجہ کا ہے۔ گانی باجا مگی تعلیم دینے والے ہندی کے مدرس لڑکوں کو ہمراہ لیکر لڑکوں کے مکان پر جاتے ہیں اور وہاں ڈھول کی آواز پر ڈنڈے بجا کر رقص کرتے ہیں۔ لڑکوں کے والدین ماسٹر صاحب کو روپیہ آٹھ آنہ اور لڑکوں کو مٹھائی دیتے ہیں۔ ہر ایک محلہ میں آجکل بڑی رونق ہے۔ دھوپ تیز نکلتی ہے اور گرمی بھی سخت ہے۔

ریاست دتیا:- عبد اللہ خاں صاحب ڈپٹی کلکٹر چیف سکرٹری ریاست دتیا و منشی ڈپٹی مجسٹریٹ ایک ماہ کے واسطے زیر رخصت ہوئے۔ اور بجائے ان کے منشی جناب احمد صاحب سابق کوتوال صدر۔ لکھنؤ بعہدہ ڈپٹی کلکٹری مقرر ہوئے ہیں صرف کام ڈپٹی کا انجام دیں گے۔ انکی تقرری سے لوگ بہت خوش ہیں۔

اجمیر شریف:- عرس حضرت خواجہ غریب نواز بڑی دھوم دھام سے ہوا۔ ۵ رجب کو انجمن صوفیہ کا جلسہ ہوا۔

خریداران پیسہ اخبار کو سولہ سو صفحہ کی کتابیں مفت

پیسہ اخبار کی سالانہ قیمت صرف اڑھائی روپے ہے لیکن تمام پیشگی قیمت ادا کرنے والے خریداروں کو ایک ہزار صفحہ کی نہایت عمدہ کتابیں مفت دیجاتی ہیں اور جو صاحب بجائے اڑھائی روپیہ کے تین روپیہ ادا کریں انہیں سولہ سو صفحہ کی کتابیں نذر کی جاتی ہیں۔ جو وہ مندرجہ ذیل فہرست سے انتخاب کر سکتے ہیں۔ اس فہرست میں جیساکہ آپ دیکھ سکتے ہیں۔ علاوہ نہایت دلچسپ ناولوں کے تمام علوم و فنون اور صنعت و حرفت وغیرہ کے کتابیں بھی ہیں یہ کتابیں نہایت مفید ہیں جنکو مطالعہ سے آپ بہت خوش ہونگے

نام کتاب	تعداد صفحہ	نام کتاب	تعداد صفحہ	نام کتاب	تعداد صفحہ	نام کتاب	تعداد صفحہ
فادر زہر	۴۰	معجزات القرآن	۳۸	صبر و امید	۱۴۸	جعفر	۱۹۶
چار چمن	۶۰	رسالہ توحید	۴۴	شہر لاٹمن کی بیگم	۷۶	بانکی ساقن	۴۰
فیملی ڈاکٹر	۶۸	وسیلہ نجات	۳۸	ثمرہ عصمت	۹۶	درگیش نندنی	۱۶۰
پراسرار روسی راہب	۱۶۸	رسالہ شطرنج	۱۴۰	پدمنی	۸۴	انتقام شیطان	۲۱۴
خیر الدین باربروسہ	۳۲	بائبل کی اجتماع ضدیں	۷۶	جذبہ الفت	۵۸	چاند پر دھاوا	۱۴۴
حیات فردوسی	۱۴۶	ارمغان بے بہا	۵۶	داستان چہل وزیر	۳۵۸	ظالم و مظلوم	۱۷۴
خان بابا	۴۸	مطالعہ فطرت	۸۴	جہان نورد یہودی	۲۲۸	کانٹوں میں پھول	۸۸
جوزف میزینی	۱۰۶	رسالہ نصیحت الاسلام	۵۲	قزاق	۴۱۲	کایا پلٹ	۱۱۴
اورنگ زیب	۱۳۲	مرقع حکایات	۲۱۰	مصیبت کبھی تنہا نہیں آتی	۲۸	سونا بائی	۸۸
ابراہیم لنکن	۵۸	پھیولوں کی نوکری	۱۵۶	شہید عشاق	۴۵۰	ٹھگ کی بیٹی	۹۲
اکابر اسلام	۳۲	پاداش جرم	۱۷۶	جادوگرنی	۳۴	تخم بدی	۵۶
شیشے کی پری	۴۰	افغانی چھرا	۱۳۴	مقدس عبادت گاہ	۳۶	آپ بیتی	۹۴
طبی تعلیم	۷۶	قتل عمد	۶۴	انجام بخیر	۴۰	امریکہ کا مینا بازار	۱۸۰
تصوف کا آئینہ	۸۸	ثمرہ دیانت	۱۵۲	ایڈی	۱۴۰	شماتت ہمسایہ	۳۸۸
غنچہ معرفت	۴۸	مختبک فلاسفہ	۲۳۸	اکبر و زہرہ	۱۵۶	پرکالہ آتش	۲۶۸
شہری پادری	۳۶	سادھو کی کرتوت	۹۶	سیتا	۲۱۶	صرف ایک پہر دن	۷۶
رہنمائے مسافران حصہ اول	۱۹۸	پریشانی	۱۹۲	گم شدہ ہیرا	۱۷۲	مہر النسا بیگم	۷۰
" حصہ دوم	۲۱۶	طارق و کلیمہ	۱۸۴	ماہ پیکر	۶۴	زہریلا درخت	۱۷۲
جغرافیہ مصر	۱۱۲	ساحر	۱۹۶	اسلم و نغمہ	۶۴	عشق و روسی نہلزم	۱۹۴
قامر و یوگن ٹالمباسہ	۵۸	نالہ شب گیر	۱۶۴	اثر صحبت	۸۴	سر دلبران حصہ اول و دوم	۱۳۲
کوہستان راکی کا ملٹی دل	۲۸	خون ناحق	۸۸	شمع شبستان	۱۴۲	شہد کی مکھی	۴۴
رسالہ جبل النمل	۱۳۲	آہ	۹۴	کالی بستی	۵۲	رنگائی چھپائی	۷۶
ناصحان	۲۴۲	سیر انقلاب فرانس	۵۲	دیوار پر ہاتھ	۵۲	تحفہ مطبخ	۸۴
کشف السطور	۶۸	زرد حویلی	۵۲	سلطان آف سپرس	۳۵۶	تربیت الدجاج	۶۸

ایک لاکھ بوتلیں مفت تقسیم ہو چکیں

سرمہ نور

فیشن عام ہو رہا ہے۔ ایک ہفتہ استعمال کرنے سے آنکھیں صاف ہو گئیں
کسی قسم کی سیاہی وغیرہ کا اثر آنکھوں میں نہیں رہتا۔
یہ وہ سرمہ ہے جسنے نزول الماء کے امراض میں فائدہ کیا ہے
اور باقی امراض کے لیئے تو اکسیر ہے۔ تولہ بھر ایک سال سے زیادہ
کو کافی ہے۔
سرمہ نور خاکی فی تولہ عہ سرمہ نور سیاہ بصری فی تولہ ۸ر

کم خرچ بالا نشین

سوتی نئی شروع پختہ رنگ خوش وضع ایسی کہ ریشمی معلوم ہوں
مستورات کے واسطے عمدہ تحفہ۔ جاڑوں میں لحاف کے واسطے
پائیدار اور خوبصورت کپڑہ۔
طول چار گز ۱۰ گرہ عرض ۱ گرہ قیمت صرف عہ
فرمائش سے پہلے منگالینے سے ... کا اطمینان ...
المشتہر محمد عبد الجبار علی مالک کارخانہ مسنورہ کا کرنی ... لکھنو

ایڈیسن کانسرٹ فونوگراف بجاؤ

اصل قیمت معہ سامان ملکیت اور بائیس چوڑیوں کے
دو سو پچہتر روپے (۲۷۵ روپے) ثبوت موجود ہے ... مالکہ
ایک سو ساٹھ روپے (۱۶۰) میں ... تیار ہے ...
قریب تین برس ہوئے بہت کم کام میں لائی گئی ... ہے
بالکل نئی ہے اور درست حالت میں خط و کتابت بذریعہ
بابو علی اصغر خاں اسٹیشن ماسٹر ... ریلوے
مارواڑ جنکشن

خبردار! خبردار!! خبردار!!!

ہر خاص و عام کو خبردار کیا جاتا ہے کہ ہمارے ایجنٹ ضلع
لاہور کے صرف ذیل کے فرم ہیں جن سے کہ ہر وقت ہمارا
اصل مال ہماری مقرر شدہ قیمتوں پر مل سکتا ہے
(۱) ... کمپنی
(۲) سدانند دیوا چند ... گنبد لاہور
دی گرامو فون اینڈ ٹائپ رائٹر لمیٹڈ ... بیلیا گھاٹہ
کلکتہ

سانجو ووٹ ... جنتری جدید سال ...
... تقسیم کرتا ہوں
المشتہر شیخ عبد اللہ ... لدھیانہ پنجاب

گراموفون

(یعنی گانے کی مشین)
گراموفون کے ریکارڈ یعنی توے پلیٹ معہ دیگر سامان متعلقہ کاریگری کی
اصلی قیمت پر لاہور میں ... سدانند دیوا چند سے خرید سکتے ہیں
مفصل فہرست درخواست پر بھیجی جاتی ہے
سدانند دیوا چند نیلا گنبد۔ لاہور

خوبصورت بننے کی دوا خوشبودار گلاب کے پھولوں کا روغن

یہ روغن بالکل ولایتی پھولوں کا روغن ہے۔ ایک ولایت کے
مشہور ڈاکٹر کی بنائی ہوئی ہے اس روغن کو ساتھ دن تک بدن اور
چہرہ پر مالش کرنے سے بدن اور چہرہ گلاب کے رنگ کے موافق
رنگ ہو جاتا ہے۔ اور بدن سے خوشبو نکلنے لگتی ہے گال
کے سیاہ داغ مہاسے چھیپ جھریاں پھوڑا پھنسی
داد وغیرہ بیماریاں دور ہو کر ایک ایسی خوبصورتی آجاتی
ہے کہ جلد کی رنگت چاندی سی چمکنے لگتی ہے اور بہت پیاری
معلوم ہوتی ہے۔ جلد مخمل کی طرح ملایم ہو جاتی ہے اب
... ہم آپکے ... جانتے ہیں۔ ایکبار منگوا کر دیکھو
... قیمت فی بوتل عہ ... محصول
اس روغن کے ... سرٹیفکیٹ موجود ہیں۔
المشتہر جسونت رائے درس ڈوری بازار متھرا

اگر آپ کو

کسی قسم کی جیب گھڑی کلاک ٹائم پیس ہارمونیم وغیرہ
کی ضرورت ہو تو ضرور ایک پیسہ کا کارڈ بھیجکر ہماری
فہرست معہ جنتری جدید سال ایک دفعہ منگوا کر ملاحظہ
فرمائیں پھر جس جگہ سے دل چاہے خرید فرمائیں۔
المشتہر کشن سنگھ اینڈ سنز سوداگران گھڑی و گراموفون بازار ... امرتسر

کارڈ لکھنے والے خبردار رہیں!

تصویر دار یا سادہ پوسٹ کارڈ جو بازار میں
بکتے ہیں اور جنکے پیچھے دوکاندار کا اشتہار ہوتا ہے
ڈاک خانہ انکو باوجود ایک پیسہ کا ٹکٹ موجود ہونے
کے بھی بیرنگ کر دیتا ہے
ہمارے ہاں بیرنگ خطوط لینے کا دستور نہیں اسلیئے
ایسے تمام کارڈ واپس کر دیئے جاتے ہیں۔ پس مہربانی
فرماکر ایسے کارڈ لکھتے وقت دیکھ لیجیئے کہ انکے پیچھے دوکاندار
کا اشتہار تو نہیں ہے اور کہ وہ ڈاک خانہ کے قانون کی
بابت جائز کارڈ ہیں
المطلع مینیجر پیسہ اخبار لاہور

لاہور بنک لمیٹڈ لاہور

صدر دفتر (انارکلی لاہور)
منظور شدہ سرمایہ دو لاکھ پچاس ہزار روپیہ
(۱) چلت حساب پر روزانہ باقی کے حساب ۲ فیصدی فی ماہ
سود دیا جاتا ہے۔
(۲) میعادی امانت پر ۳ ماہ کے واسطے ... ۲ روپیہ ... اور
چھ ماہ کے واسطے پانچ روپیہ فیصدی فی سال کے حساب سے
سود دیا جاتا ہے۔
(۳) سیونگ بنک کے حساب میں ... فیصدی فی ماہ سود دیا جاتا ہے
حصص کی درخواست اور مفصل قواعد کے لیئے چیف منیجر صاحب
سے خط و کتابت کریں طلبا اور یتیم اور بیوا ... کے لیئے
خاص شرح سود لاہور ۱۲ جون ۱۹۱۰ء
رائے میا داس ساہنی منیجنگ ڈائرکٹر ہربلاس چیف منیجر

نندلال کا گلقند بنفشہ

تازہ سبز خالص بنفشہ کا گلقند ہمالیہ پر ایسی صاف شدہ قند
میں تمازت آفتاب سے تیار کیا گیا ہے۔ اعلیٰ درجہ کا خوشگوار
اور سریع الاثر قبض ایمنی خشکی ضعف دماغ و جسم ضعف
بصارت ضعف معدہ کہنہ زکام نزلہ کھانسی اختناق الرحم
پیاس درد گردہ۔ حمیات گرم خشکی فساد خون وغیرہ کیلیئے
اکسیر ہے۔
جناب رائے چونی لال صاحب ایم اے جج لاہور حکیم اکبر لکھتے ہیں
حکیم نور الدین صاحب بھیروی قادیان۔ دافع قبض مقوی دماغ ...
جناب رائے بہادر رگھو نندن پرشاد صاحب ... بیرسٹر
جناب حکیم عبد الغنی صاحب کراچی بہمہ صفت موصوف ہے۔
جناب حکیم وزیر علی صاحب ... تعریف سے باہر ہے۔
ایک پونڈ ۱۲ ... دو پونڈ عہ مکمل فہرست درخواست پر مفت
نندلال منیجر ریاست چمبہ۔ پنجاب

روغن طلا دافع نامردی

قیمت فی شیشی عہ
جناب حکیم نیاز احمد صاحب صدیقی دام عنایتکم
آداب! ایک شیشی روغن طلا مجھے ملا جس کے استعمال سے
مجھے ایسا فائدہ ہوا کہ گویا میرے بدن میں کبھی مرض کا ... تھا
نہیں تھی امید کہ تا دم زیست ... شکر گزار رہونگا اور ...
حتی المقدور ہر ایک ... اس کیفیت پر ... کرونگا۔
... عبد الغفار ...
حکیم نیاز احمد صدیقی ... خان ... گوجرانوالہ

بیگم برادرز ... حکیم ... لاہور
جریان رقت ...
... قیمت ...
پتہ: بیگم برادرز ... کا لاہور

مصدقہ حضور وائسرائے نائب السلطنت شہنشاہ ہندوستان و انگلستان

ہزاروں میں سے چند سرٹیفکیٹ

پاکٹ کیس ادویات جوہری

قیمت

بچوں کی پسلی چلنا - رکاوٹ پیدائش - رکاوٹ بول

پتہ: حکیم ڈاکٹر چراغدین جوہر ایل ایم ایس سند یافتہ طب یونانی و ڈاکٹری امرتسر

بے لائق تجربہ کار سن رسیدہ کامل سنیاسی صاحب مشہور کیمیا گر جو مدتوں ہماری رفاقت میں رہے تھے۔ انکی عطیہ ایسی مجرب مجرب سریع التاثیر اکسیر اعظم ہمارے پاس ہیں۔ کہ سینکڑوں روپئے خرچ کرنے پر بھی ایسی مجرب زود اثر تیر بہدف دوائیاں تمام ملک کے اشتہاری حکیموں و ڈاکٹروں سے مشکل ہیں۔ ہزار ہا لاعلاج آدمی جو مہلک بیماریوں میں گرفتار و جان بلب تھے۔ ہماری ان دوائیوں سے ٹھیک تندرست ہو چکے ہیں۔ ان تحفہ نامی دوائیوں کو بڑے بڑے نامی گرامی ڈاکٹروں حکیموں۔ رئیسوں اور عام پبلک نے بار بار آزما کر ہزار ہا سارٹیفکٹ آپکے آپ ان دوائیوں کے مجرب پر تاثیر و اکسیر اعظم ہونے کے بھیجے ہیں۔ بہت سے معزز صاحبوں کی رائے تھی۔ کہ ایسی مفید الخلائق سریع التاثیر جواہرات سے تولنے کے قابل مجرب آزمودہ ہر ایک دوائی کی قیمت نہیں روپے سے کم نہ رکھنی چاہئے۔ مگر ہمنے عام پبلک کے لئے قیمت صرف لاگت کے قریب ہی رکھی ہے +

دافعِ نامردی و سستی کیلئے تیر بہدف گولیاں

دنیا کے تمام اشتہاری دوائی فروشوں میں سے سنیاسی صاحب کی اول درجہ کی نامرد کو مرد اور مرد کو جوانمرد بنانیوالی اکسیر اعظم گولیاں

بے تحفہ لاثانی گولیاں ایک سنیاسی صاحب کی عطیہ ہیں۔ کیونکہ میرا ایک حقیقی عزیز عرصہ چار سال سے نامردی کی بیماری میں مبتلا تھا۔ میں نے سینکڑوں دوائیاں یونانی و انگریزی تیار کرکے استعمال کیں۔ اور بھی تمام ملک کے بعض بڑے بڑے اشتہاری حکیموں و ڈاکٹروں سے کئی قسم کے روغن و گولیاں وغیرہ منگا کر استعمال کیں مگر کسی دوائی سے بھی کچھ فائدہ نہ ہوا۔ آخر اتفاق سے ایک سنیاسی صاحب ملے۔ جنہوں نے کمال خوشی سے ہمارے پاس رہکر یہ گولیاں تیار کر واکر استعمال کروائیں ان چالیس گولیوں کے کھانے سے ۲۰ یوم میں تمام بیماری جاتی رہی اور بہمہ وجوہ تندرست ہو گیا۔ ان مفید الخلائق گولیوں کو پوشیدہ رکھنا نامناسب سمجھ کر پبلک کے فائدہ کے لئے یہ اشتہار چھپوا دیا ہے کہ کسی شخص کو خواہ کیسی بیماری نامردی یا سستی یا سرعت وغیرہ کسی وجہ سے پیدا ہوئی ہو تو ان گولیوں کو منگا کر اپنی اپنی بیماری کو رفع کرے۔ ان گولیوں سے مردہ آدمی لاعلاج ۲۰ یوم میں نامرد سے مرد اور مرد سے جوانمرد تمام عمر کے لئے بنجاتا ہے۔ بوڑھا آدمی بھی لوہے کی لاٹھ کی طرح طاقتور بنجاتا ہے اور تندرست جوان کی قوت بھی آگے سے دگنی ہو جاتی ہے اور قوت مردمی ہمیشہ مستقل رہتی ہے انکا اثر عارضی نہیں۔ ان گولیوں سے برابر مقوی اور زود اثر طاقتور دوائی ہر قسم کی نامردی و سستی کیلئے صد روپیہ خرچ کرنے پر بھی تمام ملک کے اشتہاری حکیموں و ڈاکٹروں سے مشکل ہے۔ ان گولیوں سے ہزاروں لاعلاج آدمی نامردی و سستی کی بیماری والے نامرد سے مرد بنکر کامیاب لوہے کی لاٹھ کیطرح طاقتور ہو گئے ہیں۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ تمام روئے زمین پر کسی آدمی کے پاس ایسی اکسیر اعظم مجرب دوائی نامرد کو مرد اور مرد کو جوانمرد بنانیوالی نہ ہوگی۔ ان گولیوں کا پارسل جس جگہ ایک بھی پہنچتا ہے۔ انکے فائدے کی شہرت سنکر سینکڑوں آدمی منگانے کو تیار ہو جاتے ہیں۔ ان گولیوں کو بڑے بڑے ڈاکٹروں حکیموں۔ رئیسوں اور عام لوگوں نے بار بار آزما کر ہزار ہا سارٹیفکٹ ان گولیوں کے لاثانی اکسیر ہونے کے بھیجے ہیں جو صاحب یہ گولیاں استعمال کرینگے۔ وہ ضرور قوت مردمی کا خزانہ عمر بھر کے لئے حاصل کرینگے۔ جو صاحب میری اس سچی تحریر کو آجکل کے اشتہاروں کی طرح نا قابل اعتبار جانکر یہ گولیاں نہیں منگائینگے وہ سراسر غلطی میں رہینگے۔ یہ گولیاں ہر ایک موسم میں استعمال ہو سکتی ہیں۔ معہ کاغذ ترکیب استعمال لکڑی کے بکس میں بند کرکے بذریعہ وی پی بھیجی جاتی ہیں۔ قیمت ان چالیس گولیوں کی عہ لیجاتی ہے اور محصولڈاک چالیس گولیوں لیکر پانچ روپیہ کی گولیاں تک ۴ر لگیگا۔ جو بدمنہ خریدار ہوگا

نوٹ۔ جو صاحب بہت جلدی ایک ہفتہ بھر میں مرد بننا چاہیں وہ روغن طلائی شیشی گولیوں کے ساتھ بیرونی مالش استعمال کریں +

طلا دافعہ نامردی و سستی } جن لوگوں کے بچپن یا عالم شباب کی ناجائز حرکتوں کے سبب پٹھے کمزور اور سست ہو جاتے ہیں۔ انکے لئے یہ طلا سنگ پارس کی طرح اکسیر اعظم ہے۔ اس طلا کی ایک ہفتہ مالش سے رگوں پٹھوں کی سستی۔ کمزوری وغیرہ دور ہو کر آدمی پورا اور طاقتور ہمیشہ کیلئے ہو جاتا ہے۔ یہ طلا خارجی استعمال سے تباہ شدہ رگوں پٹھوں کو درست کرکے طاقتور نامرد سے مرد اور مرد سے جوانمرد تمام عمر کے لئے بنا دیتا ہے۔ بوڑھا آدمی بھی اس طلا سے نوجوان کی طرح طاقتور ہو جاتا ہے۔ کوئی چھالا۔ ابار نہیں ہوتا۔ یہ طلا چالیس چیزوں کا روغن بذریعہ پتال جنتر تیار کیا جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی عہ

دوائی دافع جریان } یہ دوائی مرض جریان کے لئے شرطیہ دوائی زود اثر لاثانی ہے۔ جریان خواہ کیسا ہی پرانا سخت ہو۔ اور مرض خواہ کیسا ہی کمزور لاعلاج ہو اسکے استعمال سے بارہ یوم میں مرض جریان بالکل نیست و نابود ہو جاتا ہے۔ اور تمام درد کمر۔ سستی۔ کاہلی۔ کمزوری دماغ خواب میں منی کا جانا۔ زردی چہرہ وغیرہ سب امراض دور ہو جاتے ہیں۔ آدمی کا چہرہ سرخ بدن طاقتور ہو جاتا ہے اور مرض جریان پھر عمر بھر نہیں ہوتا۔ قیمت فی شیشی ۱۲ خوراک عہ

گولیاں مقوی جسم } یہ گولیاں ضعف دماغ۔ چہرہ کی زردی۔ آنکھوں کا پیلا پن۔ ضعف معدہ۔ دل کی دھڑکن۔ لاغری بدن۔ کمزوری سستی ضعف مثانہ پیشاب کا بار بار آنا سب امراض کے لئے اکسیر ہیں۔ انکے استعمال سے بدن میں فربہی۔ طاقت۔ شجاعت۔ چستی اور طبیعت میں مسرت۔ دماغ قوی قوت حافظہ تیز ہو جاتی ہے۔ بزدل کو شیر۔ کمزور کو شہزور۔ اور خون کو بڑھا کر بدن اور چہرہ کا رنگ صاف سرخ بنا دیتی ہے اور مستورات کی بیماری۔ بیقاعدہ حیض۔ خون کی کمی۔ سیلان الرحم۔ کمزوری۔ زردی رنگت۔ قبض۔ درد وغیرہ کے لئے بھی از حد مفید و اکسیر ہیں۔ تمام بدن کی مضبوطی اور بدن و چہرہ کا رنگ سرخ بڑھاپے تک قائم رکھتی ہیں۔ قیمت چالیس گولی عہ دو روپیہ آٹھ آنہ

المشتہر حکیم ڈاکٹر شرم سنگھ۔ ایس۔ ڈبلیو۔ مقام شہر سیالکوٹ

خورشید عالم کا خضاب

چمکا ہوا ہے گیا ہے کیا خورشید عالم کا خضاب
عنبر، حنا و وسمہ کا - جوہر حنا و وسمہ کا
اک عرق ہے بانداز کو لیکن کھچا ہو تو کچھو
صورت نہ تنگ نے گردش کی حاجت نہ آمیزش کی
پچھے نہ باندھو پھینک دے - بیار بنکر کیوں پڑو
یہ ہے مشینوں کی گردش سے ہمیں جنوں کی کشش
اجزا ہیں شامل اور بھی ترکیب سے ان میں نئی
ہیں نرم جتنے ملک میں اس کے زاہد مجلے ہے
رشح و رواں پیرہے تا یہد تو ادا جوہر ہے
بالوں کو کالا کر کے - جو بن دو بالا کر کے
کالی گھٹائیں جب اٹھیں سر کی یا بی کو کیں جب بیٹھیں
محبوب کے دل کی خوشی آنکھیں بسے ہر ہنس کی جو ٹھلتی
یہ مایہ شیر نگ ہے - صد ناز دل تنگ ہے
خوشبو کی پٹیں سے رنگیگی بالوں کو جو مہکائیگی
روٹھا ہوا ہو جو کوئی قطرہ پڑتے ہوں کبھی
کیسی سیاہی جلد پہ ہر طرح سے پاک ہے
بکھری کہ جو لطف عنبر ہی حاسد ہوئے اکثر بعض
عنبر ہی رنگت جناب نقلی نسخہ پھر تو خضاب
مضمون چرا لئے سر سے معنوں کی عبارت کسے
لیکن جو عالی ظرف ہیں سب پر لفظ و حرف ہیں
دھوکے دھڑی سے تو بچو قیمتی تو دیکھ لو
سب سے اچھی گر کوئی چیز رکھو اسی کو پھر عزیز
کچھ بھی نہیں ہے اس کا بار اسکو لگا ڈا ہوا
ایک شیشی سال بھر جاتی ہے کافی طور پر
اسکو مگر منگواؤ گے سچ کہتے ہیں پچھتاؤ گے
قیمت بھی کچھ زیادہ نہیں ہیں دو روپے شیشی کی
محصول چھ آنے فقط خوش رنگ ہی اور خوش نظر
اس سے زیادہ اور کیا اب آسماں سے ہو گے گا
خورشید آب زندگی خورشید تاب زندگی

رنگ جوانی بن گیا خورشید عالم کا خضاب
زیور حنا و وسمہ کا خورشید عالم کا خضاب
نقصان سے بھی رہ گیا خورشید عالم کا خضاب
جو بن ہے گویا برش کا خورشید عالم کا خضاب
یونہی لگا لو تیل سا خورشید عالم کا خضاب
برسوں میں ہے جا کر بنا خورشید عالم کا خضاب
بھونرے کی رنگت بن گیا خورشید عالم کا خضاب
ہاں کیمیا ہے کیمیا خورشید عالم کا خضاب
جب خال رخ پر چھا گیا خورشید عالم کا خضاب
سب سے زیادہ دیر پا خورشید عالم کا خضاب
پیدا یہی تھا دیر کا خورشید عالم کا خضاب
ہے اک زمانے کی ادا خورشید عالم کا خضاب
رنگی چڑھا لایا ہی کیا خورشید عالم کا خضاب
کنز بھرا ہے عطر کا خورشید عالم کا خضاب
تو پھر لگا لیجیے ذرا خورشید عالم کا خضاب
ہے داغ دھبے سے جدا خورشید عالم کا خضاب
غیروں میں بل کرنے لگا خورشید عالم کا خضاب
لوگوں کا دھندا ہو گیا خورشید عالم کا خضاب
گویا کہ یوں رسوا کیا خورشید عالم کا خضاب
خورشید عالم سے ملا خورشید عالم کا خضاب
حکمت کے ہی ہنگا ہوا خورشید عالم کا خضاب
جھوٹا نہ پاؤ گے ذرا خورشید عالم کا خضاب
جدت میں ہی ہے سب سوا خورشید عالم کا خضاب
کس درجہ ہے صبر آزما خورشید عالم کا خضاب
ہے ایک گویا لاکھ کا خورشید عالم کا خضاب
سب سے نیا سب سے جدا خورشید عالم کا خضاب
دنیا میں ہی اک معجزا خورشید عالم کا خضاب
ہر تو بھی مرد خدا خورشید عالم کا خضاب
جلوا بنا خورشید کا خورشید عالم کا خضاب

واپسی کی گارنٹی

اگر ہمارا خضاب مہندی و وسمہ کا جوہر نہ نکلے - یا بالوں کو قدرتی رنگ کی طرح ایک منٹ میں سیاہ نہ کرے - یا خوشبودار نہ ہو - یا رنگت ایک ماہ تک قائم نہ رہے یا تیل کی طرح نہ لگایا جائے اور برش سے لگایا جائے یا جلد کو سیاہ کردے تو استعمال شدہ شیشی کے لوٹا دینے پر قیمت مع محصولڈاک وغیرہ واپس کی جاویگی - اس سے زیادہ سچائی کا ثبوت اور کیا ہو سکتا ہے +

ایک لاکھ ۰۰۰۰۰ اشتہاروں میں سے بطور نمونہ چند

مقرب الخاقان استاد السلطان بلبل ہندوستان جہاں استاد ناظم یار جنگ دبیر الدولہ فصیح الملک عالیجناب نواب مرزا خان صاحب بہادر داغ دہلوی استاد بادشاہ دکن خلد اللہ ملکہ مقام حیدرآباد دکن

جناب ڈاکٹر صاحب آپ کے کارخانہ کا خضاب پہنچا۔ واقعی نایاب ہے - اب مکرر تکلیف دیتا ہوں کہ مہربانی فرما کر اس خضاب کی اور چار شیشیاں بذریعہ ویلیو پے ایبل پارسل میرے نام بہت جلد ارسال فرما دیں +

جناب نواب بہادر سید امیر حسین صاحب سی آئی ای

(کمپنی آف دی انڈین ایمپائر) ولزلی سٹریٹ کلکتہ :- جناب ڈاکٹر صاحب! میں عرصہ دراز سے آپ کے کارخانہ کے خوشبودار عرقی خضاب کا خریدار رہا ہوں - واقعی اس میں کچھ شک نہیں کہ آپ کا خضاب اپنی نظیر آپ ہے - لہذا مہربانی فرما کر چار شیشیاں خضاب مذکور کی بذریعہ ویلیو پے ایبل پارسل میرے نام بہت جلد بھیجدیں +

عالیجناب رانا ولیپ سنگھ صاحب سی آئی ای

چیف ادف باگھاٹ انڈسولن شملہ :- جناب ڈاکٹر صاحب - تسلیم آپ کا خضاب پہنچا - واقعی جیسا اشتہار میں لکھا ہے اس سے سر مو فرق نہیں ہے - اب میرے دوستوں نے بھی اسکے طلب کرنے کی سخت جنگ کر رکھی ہے - از راہ عنایت چھ شیشیاں خضاب بذریعہ ویلیو پے ایبل بھیجدیں +

قیمت فی شیشی دو روپے (عہ) اور محصولڈاک چھ آنے (۶/) + (نوٹ) - دو دو روپے والی دو شیشیوں کے لئے آٹھ آنے تین شیشیوں سے چار تک دس آنے ۵ شیشیوں سے لیکر چھ تک تیرہ آنے محصولڈاک دینا پڑیگا - (نوٹ) - اپنا نام و پتہ خوشخط لکھیں - بوقت فرمایش اخبار کا حوالہ ضرور دیں +

پتہ: حکیم ڈاکٹر ایم ڈی خورشید عالم ایل ایم ایس سرجن اینڈ فزیشن پروپرائیٹر شاہی شفاخانہ امرتسر
موجد خضاب جوہر حنا و وسمہ

بنک کا چک

مفت قیمتی

اودیات تہائی قیمت پر دینے کے علاوہ اپنی دوا کے ساتھ ہم ایک چک بھی کاٹ دیتے ہیں جو فائدہ نہ ہونے کی حالت میں آپ کا روپیہ بنک سے واپس دلادیگا

ہمارا کارخانہ آج پورے پچاس برس سے پبلک میں طبی خدمات کا ذمہ وار ہے۔ علاوہ ہزارہا قابل قدر سندات کے گورنمنٹ عالیہ نے ۱۹۰۸ء میں اس فرم کے ہیڈ شیخ خیرالدین صاحب آنریری مجسٹریٹ میونسپل کمشنر کو بصلہ خدمات امراض وبائیہ ایک نہایت ہی خاص بیش قیمت طلائی گھڑی مرحمت فرماکر اپنی خوشنودی کا اظہار کیا ہے +

یہ چک بھیجے جو ہر دوا کے ساتھ آپ کو پنجاب کوآپریٹو بنک لمیٹڈ لاہور کے نام دیا جائیگا

دوا کے باقاعدہ استعمال کے بعد اگر آپ کو فائدہ نہ ہو تو آپ یقیناً اس امر کے مجاز ہیں کہ وہی چک براہ راست منیجر صاحب بالا بنک میں بھیجکر اپنا روپیہ ہمارے حساب میں سے واپس لے لیں۔ اس سے بہتر ثبوت ہم اپنی ادویات کے عمدہ اور زود اثر ہونے کا نہیں دے سکتے ہیں +

ادویات کی تہائی قیمت کا اعلان اس چک کے ساتھ دوبارہ کیا جاتا ہے کیونکہ پبلک کی متواتر فرمائشوں نے کارخانہ کو مجبور کر دیا ہے۔ اب ہر ایک دوائی تہائی قیمت پر روانہ ہوگی +

ادویات کی قیمت اصل درج ہے تہائی قیمت پر روانہ ہونگی ۸ سے کم قیمت کی دوائی کا کوئی پارسل روانہ نہ ہوگا +

بکس دافع نامردی

مادر زاد نامردی کے سوا خواہ کیسا ہی گیا گزرا مریض نامردی ہو اس بکس کی موجودہ ادویات سے حتماً وشرطاً صحت حاصل ہوتی ہے اور وہ دیرپا طاقت حاصل ہوتی ہے جسکے لئے انسان قدرتی طور پر خواہشمند ہے۔ جوانی و بچپن کی پیدا کردہ خرابیوں کا ازالہ کرکے کامل مرد بنادیتا ہے۔ اس بکس میں مندرجہ ذیل ادویات موجود ہیں۔ (۱) شربت مقوی اعصاب ۲ شیشی قیمتی [illegible]۔ روغن مقوی باہ ایک شیشی قیمتی [illegible] روغن طلاء ایک شیشی قیمتی دو روپے [illegible]

قیمت بکس مذکور بارہ روپے آٹھ آنہ [illegible]

مگر بموجب رعایتی اعلان چار روپے [illegible] کو روانہ ہوگا

شربت مقوی اعصاب

یہ شربت غلط کاری کی ہے کو بنیادی کام کی سابق العلاج اور مردہ دل لوگوں کے لئے نفع تازہ پیروں کا مددگار اعصابی طاقت دینے کے لئے بے نظیر تریاق ہے۔ جسکے بغیر انسانی کو درست کر دیتا ہے اور بہ عافی بھی زیرکی کمزوریوں میں خاص طور پر ترقی دیتی ہے۔ تمام کمزوری قوتوں کو بحال کر دینے میں جکمی عامل ہے۔ یہی ایک شربت ہے جو جوہر انسانی کو پتھر کی مثال بنادیتا ہے۔ اس میں افراط پیدا کرتا ہے اور ہر پیر مرد کو مردانہ اور جوان مرد بنادیتا اس کا مجرب کرشمہ ہے۔ یہ شربت اس بات کا دعویدار ہے کہ وہ ہر مایوس العلاج کو فولاد کا آدمی بنادیتا ہے۔ کیا آپ خطرناک عوارض میں گرفتار ہیں۔ کیا اولاد نرینہ پیدا کرنے سے آپ مایوس ہیں ؟ تو اسے استعمال فرماویں + قیمت فی شیشی دو روپیہ آٹھ آنہ [illegible]

اکسیر عشبہ

خون کو صاف و پاکیزہ بنانے میں ضرب المثل۔ فساد خون کے امراض کے لئے تریاق ہے۔ آتشک۔ پھوڑا۔ پھنسی۔ ناسور۔ بھگندر۔ خنازیر۔ درد اعضا۔ درد زانو و شانہ۔ درد جوڑ و پاشنہ۔ ہڈی کا پھولنا۔ سیاہ و بدنما داغ اس سے دور ہوتے ہیں۔ شیشی خورد [illegible]۔ کلاں [illegible]

ہیر آئیل

بالوں کو معطر و سیاہ رکھنے کے علاوہ سفید ہونے سے بچاتا ہے۔ دافع نزلہ و زکام ہے قیمت فی شیشی [illegible]

روغن مقوی

اس کی مالش سے بلا آبلہ و چھالہ خلاف قدرت عامل ہونے کی تمام خرابیاں دور اور وہ طاقت پیدا ہوتی ہے کہ ضبط محال۔ فی شیشی [illegible]

حبوب ذیابیطس

پیشاب کا بار بار آنا باقاعدہ۔ مرض دور ہوتا ہے قیمت فی بکس دو روپیہ [illegible]

عرق دافع درد گردہ

منجمد شدہ ریگ مثانہ کو بلا تکلیف پیشاب کی راہ نکال کر فوراً درد سے آرام دیتا ہے شیشی [illegible]

عرق بخار تپ لرزہ و چوتھیہ

نوبتی بخاروں کے لئے جادو ہے قیمت فی شیشی ڈیڑھ روپیہ [illegible]

حب جرمن

مرض دور قوت بحال قیمت فی بکس دو روپے [illegible]

روغن طلاء

اس روغن کے خارجی استعمال سے نامردی دستی دور ہوتی ہے فی شیشی دو روپے [illegible]

عرق ہاضمہ دافع بدہضمی

قیمت فی شیشی ڈیڑھ روپیہ [illegible]

عرق دافع کھانسی خشک

تو بہر حال زود اثر فی شیشی [illegible]

منجن دانت

منجن اکسیر [illegible]

مرہم دافع داد

[illegible]

خضاب زلف

عجوبہ کرم

عرق طحال

بال اڑانے کا پوڈر

روغن درد اعضا

دوائی سیلان الرحم

دوائی مدہ ایام ماہواری

روغن حجری

بال پیدا کرنیوالا مرہم

حب خاص

مرہم دافع بواسیر

سفوف دافع وجع المفاصل

عرق سونف

عرق مکو کاسنی

عرق دافع بواسیر

مرہم دافع بواسیر

عرق وجع المفاصل

حب قبض و امساک

ملنے کا پتہ :- شیخ خیرالدین رحیم بخش دواساز مالک شفا خانہ یونانی و ڈاکٹری - لاہور

GRIMAULT & Co.
PARIS

گریمالٹ اینڈ کمپنی کی مشہور آفاق ادویہ

موریول
کاڈلیور آئیل یعنی مچھلی کے تیل کا جوہر

موریول بہترین کاڈ لیور آئیل سے کھینچا جاتا ہے۔ کاڈ لیور آئیل گو کہ اپنی صفات سے بہت اچھا ہے مگر اس کے کھانے سے جو ڈکار اور بدہضمی وغیرہ ہوتی ہے اس کے سبب اکثر بیمار اس کو استعمال کرنے سے پرہیز کرتے ہیں۔

شاپٹو صاحب کا ماریول چھوٹی چھوٹی گولیوں میں بھرا ہوتا ہے ہر ایک گولی ایک چائے کے چمچے کے برابر کاڈلیور آئیل کی قوت رکھتی ہے شفاخانوں میں جو اس ماریول کی آزمائش ہوئی تو ثابت ہوا کہ کاڈلیور آئیل سے زیادہ تر اور نفع بخش ہے نزلہ ہر قسم کی کھانسی۔ دمہ۔ ورم گوش۔ نزلہ کا پسینہ۔ سینہ کا درد۔ دق اور تپ دق موریول کے استعمال سے دور ہو جاتے ہیں صرف چند خوراک کھانے ہی سے نیند اچھی آنے لگتی ہے اور بھوک کھلتی ہے جو صحت کی علامت ہے۔ کم طاقت بچے جنکے چہرہ کا رنگ زرد ہو گیا ہے اور جنکی بھوک مر گئی ہے اور جو لوگ طرح طرح کی بیماریوں میں مبتلا ہیں مثلاً داد کھجلی پھوڑا پھنسی ورم گوش۔ ناسور وغیرہ۔ سیاہی چہرہ و بدن۔ فسادات آتشک و سوزاک وغیرہ اس دوا سے بہت جلد فائدہ اٹھاتے ہیں اور جو لوگ بے خوابی اور بے چینی سے بیقرار ہیں موریول کے استعمال سے فائدہ کثیر حاصل کرتے ہیں چنانچہ اشتہا کی زیادتی اور تندرستی کی علامات اس بات کی تصدیق کرنے لگتی ہیں کہ یہ دوا کچھ کرامات ہی دکھاتی ہے۔

ماریول کے ہمراہ اگر گریمالٹ صاحب کا **لال شربت** بھی استعمال کیا جاوے تو دونوں دوائیں مل کر کیسی ہی پرانی کھانسی ہو۔ دور کرنے کے لیئے کافی ہیں۔ ایک سے بیماری کی جڑ جائیگی اور دوسرے سے بدن کو توانائی اور فربہی حاصل ہوگی قیمت ماریول فی شیشی عہ

لال شربت عہ علاوہ محصول ڈاک

شاپٹو صاحب کا فاسفو گلیسریٹ
آف لائیم یعنی چونہ کا مصفا ست

اعضاء رئیسہ کی قوت بڑھانے اور تحریک دلانے والا ہے جسمیں فاسفورس کی وضع پر شامل ہے۔ جیسے دماغ پشت اور حرام مغز میں پایا جاتا ہے قوت اعضاء کی کمی پوری کرنیمیں اور نظام بدنی کو طاقت بخشنے اور از سر نو نشو و نما دینے میں فاسفو گلیسریٹ آف لائیم نہایت مفید و کارگر ہے۔ عام ناتوانی کے علاوہ اُن قوتوں کے گھٹنے یا جاتے رہنے میں جو زندگی کا مدار ہے نیز بچوں اور بڑوں کے جملہ امراض اعصاب و ہول دل وغیرہ میں فاسفو گلیسریٹ آف لائیم کی اطبا استعمال کی رائے دیتے ہیں۔ چند ہی خوراکوں کے بعد اس کی خوشگوار کیفیت محسوس ہونے لگتی ہے اور لگاتار استعمال کرنے سے جسمانی تکان دور ہونے سے۔ جستی و چالاکی اور شگفتگی خاطر پیدا ہو جاتی ہے اور تمام ایسے امراض میں جنکی بنا دماغ زیادہ محنت و فکر جو وجہ ناتوانی خاطر ہو۔ امراض شش و جگر طپش دل اضطراب طبیعت مرگی غشی علاوہ استعمال افیون و دیگر مسکرات۔ سلب حرارت غریزی انقباض یا جلد کے چٹخنے میں فاسفو گلیسریٹ آف لائیم بعجز نما تاثیر دکھاتا ہے۔

سالہا سال کے متواتر تجربوں سے جو مندرجہ بالا شکایتوں میں پیرس کے دار السلطنت فرانس کے شفاخانوں میں مشہور و حاذق ڈاکٹروں نے کئے ہیں فاسفو گلیسریٹ آف لائیم کی خوبیاں مسلم ہو چکی ہیں۔

شاپٹو صاحب کا فاسفو گلیسریٹ چار قسم میں مرکب کر کے فروخت کیا جاتا ہے

(۱) کیپسولز قیمت عہ فی بوتل (۲) مرکب شربت فی بوتل عہ

(۳) مرکب عرق انگور فی بوتل تین روپے

(۴) سفوف فی بوتل دو روپے آٹھ آنہ عہ

مندرجہ بالا ادویہ اے برکت اینڈ کمپنی سوداگران دہلی سے طلب کرو